سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

(جمعتہ المبارک19، سوموار22، منگل23، بدھ24،
جمعرت25، جمعتہ المبارک26، سوموار29، منگل30-جون2020)
(یوم الجمع27، یوم الاثنین30-شوال المکرم، یوم الثلاثہ ءیکم،
یوم اربعاء2، یوم الخمیس3، یوم الجمع4، یوم الاثنین7، یوم الثلاثہ8-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی : بائیسواں اجلاس

جلد22 (حصہ دوئم) : شمارہ جات : 7 تا 14

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بائیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک،19۔ جون2020

جلد 22 : شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	485
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	487
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	488
	تعزیت		
4۔	معزز ممبر اسمبلی میاں شفیع محمد کی والدہ محترمہ کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	489

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
5۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	-----------	490
	سوموار، 22۔جون 2020		
	جلد 22 : شمارہ 8		
6۔	ایجنڈا	-----------	547
7۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	549
8۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	550
	تعزیت		
9۔	سابق معزز ایم این اے مسٹر جارج کلیمنٹ کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی	-----------	551
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
10۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	-----------	552
	منگل، 23۔جون 2020		
	جلد 22 : شمارہ 9		
11۔	ایجنڈا	-----------	621
12۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	623
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	624

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
14۔	مولانا اشرف آصف جلالی پر دُختر رسول ﷺ کی شان میں گستاخی پر C-295 کے تحت مقدمہ کرنے کا فیصلہ -----------	625
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
15۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث (---جاری) -----------	628
	بدھ، 24۔ جون 2020	
	جلد 22 : شمارہ 10	
16۔	ایجنڈا -----------	709
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	721
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	722
	تعزیت	
19۔	معزز ممبر اسمبلی جناب نشاط احمد خان کے بھائی، بھتیجے اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد طاہر پرویز کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	723
	سرکاری کارروائی	
20۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	723
	قرارداد	
	آرڈیننس (میعاد میں توسیع)	
21۔	آرڈیننس وبائی امراض (بچاؤ و تحفظ) پنجاب 2020 -----------	724
	بحث	
22۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری -----------	725

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات،25۔جون2020		
	جلد 22 : شمارہ 11		
23۔	ایجنڈا	-----------	787
24۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	799
25۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	800
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
26۔	سالانہ بجٹ برائے سال21-2020کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری(۔۔۔جاری)	-----------	801
	جمعتہ المبارک،26۔جون2020		
	جلد 22 : شمارہ 12		
27۔	ایجنڈا	-----------	881
28۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	885
29۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	886
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
30۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب2020	-----------	887
	منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)		
31۔	منظور شدہ اخراجات برائے سال21-2020 کے گوشوارے کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	888

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)		
32-	تحاریک استحقاق بابت سال2019کے بارے میں		
	مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	889
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)		
33-	تحاریک استحقاق بابت سال20-2019کے بارے میں		
	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	890
34-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	891
	آئین کے آرٹیکل128(2)(اے)کے تحت قراردادیں		
35-	آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020کی میعاد میں توسیع	------------	893
36-	آرڈیننس(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ		
	تعلیمی ادارے پنجاب2020کی میعاد میں توسیع	------------	894
37-	آرڈیننس(پنجاب ترمیم)مجموعہ ضابطہ دیوانی2020کی میعاد میں توسیع	------------	895
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)		
38-	مسودہ قانون کوہسار یونیورسٹی،مری2020	------------	896
39-	مسودہ قانون بابا گورونانک یونیورسٹی،ننکانہ صاحب2020	------------	898
40-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	900
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
41-	مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020	------------	901
42-	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	903

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
43۔	مسودہ قانون(ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020	------------	905
44۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	907
	قرارداد		
45۔	نصابی کتب میں نامناسب تبدیلیوں کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا	------------	908
46۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	912
	قرارداد		
47۔	حضرت محمد ﷺ کے نام سے پہلے خاتم النبیین، امہات المومنین کے نام سے پہلے ام المومنین، خلفائے راشدین کے نام سے پہلے خلیفہ راشد اور تمام صحابی یا صحابیہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ تحریر کرنے کا مطالبہ	------------	913
	سوموار،29۔جون2020		
	جلد 22 : شمارہ 13		
48۔	ایجنڈا	------------	919
49۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	921
50۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	922
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
51۔	ضمنی بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث	------------	923

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	منگل،30-جون2020		
	جلد 22 : شمارہ 14		
52-	ایجنڈا	-----------	975
53-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	983
54-	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	984
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
55-	ضمنی مطالبات زر برائے سال20-2019پر عام بحث اور رائے شماری	-----------	985
	تعزیت		
56-	پروفیسر ڈاکٹر خالد چودھری اور		
	علامہ طالب جوہری کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	986
57-	ضمنی مطالبات زر برائے سال20-2019پر		
	عام بحث اور رائے شماری	-----------	986
	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)		
58-	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ		
	برائے سال20-2019کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	1020
59-	وزیراعلیٰ کا ایوان سے خطاب	-----------	1022
60-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	1029
61-	انڈکس		

485

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19-جون 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث"

487

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،19۔جون2020

(یوم الجمع،27۔شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 6 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا
فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ
سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۚ ﴿۸۷﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ
مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُــۨۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۚ ﴿۸۹﴾

سورۃ الانبیاء آیات 86 تا 89

اور ہم نے اُن کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکو کار تھے(86) اور مچھلی والے پیغمبر یعنی یونس کو یاد کرو جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر گرفت نہیں کریں گے مگر پھر اندھیروں میں اللہ کو پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے اور بے شک میں قصوروار ہوں(87) تو ہم نے اُن کی دعا قبول کرلی اور اُن کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں(88) اور زکریا کو یاد کرو جب انہوں نے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو تو سب سے بہتر وارث ہے(89)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تُو امیرِ حرم میں فقیرِ عجم تیرے گُن اور یہ لب میں طلب ہی طلب
تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا مَن کُجا
الہام جامہ ہے تیرا قرآن عمامہ ہے تیرا ممبر تیرا عرشِ بریں
یا رحمت اللعٰلمین تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا مَن کُجا
تُو حقیقت ہے میں صرف احساس ہوں تُو سمندر میں بھٹکی ہوئی پیاس ہوں
میرا گھر خاک پر اور تیری راہ گزر سدرۃ المنتہا تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا مَن کُجا
ڈگمگاؤں جو حالات کے سامنے آئے تیرا تصور مجھے تھامنے
میری خوش قسمتی میں تیرا اُمتی تُو جزا میں رضا تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا مَن کُجا

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی میاں شفیع محمد کی والدہ محترمہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے معزز ممبر اسمبلی میاں شفیع محمد کی والدہ محترمہ کی death ہوئی ہے تو اُن کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر اسمبلی شفیع محمد کی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب بجٹ پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا میں نے مخاطب آپ کو کرنا ہے لیکن سُنانا وزیر خزانہ کو ہے اگر وہ آجائیں تو میں اپنی بات شروع کر سکوں اور میرا خیال ہے ابھی تک بہت سارے احباب نہیں آئے جن کو آنا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! یہاں پر وزیر خزانہ بھی نہیں ہیں، پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ بھی نہیں ہیں اور سیکرٹری خزانہ بھی موجود نہیں ہیں تو بحث کے نوٹس کون لے گا؟ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔

جناب طاہر خلیل سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب ڈپٹی سپیکر: پندرہ منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی suspend کی جاتی ہے جب وہ آجائیں گے تو ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوگی۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد معاویہ! ذرا ایک منٹ رکیں۔ وزیر خزانہ! پلیز make sure کریں کہ آپ کے سیکرٹری فنانس اور پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر موجود ہوں کیونکہ یہ بجٹ سیشن آپ کا ہے اور آپ نے اس کو پاس کروانا ہے لہٰذا اس چیز کو make sure کریں۔ شکریہ۔ جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے 21-2020 کے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو ان مشکل حالات میں انتہائی متوازن بجٹ پیش کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں دعا گو ہوں کہ اگلا بجٹ 22-2021 سود فری ہو گا کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی مشکلات پر مکمل طور پر قابو پا سکتے ہیں۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم کس طرح سے اس کورونا زدہ ماحول سے نکلیں تاکہ ہم اس سے بھی بہتر بجٹ بنا سکیں۔ اس کے لئے اشتہارات چلائے جا رہے ہیں جن میں ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب آپ بھیڑ سے بچیں، لوگوں سے ہاتھ ملانے سے بچیں اور فلاں فلاں احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہاتھ دھونے چاہئیں، بھیڑ سے بچنا چاہئے لیکن ہم بحیثیت مسلمان یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہمیں کورونا جیسی وباؤں سے حفاظت کے لئے شراب چھوڑ دینی چاہئے، ہمیں کورونا جیسی وباؤں سے بچنے کے لئے سود چھوڑ دینا چاہئے، ہم یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہمیں کورونا زدہ وباؤں سے بچنے کے لئے، ٹڈی دل جیسی مصیبتوں اور آزمائشوں سے بچنے کے لئے وہ کام کرنے چاہئیں جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پورے پنجاب سے اور پورے پاکستان سے یہ مطالبہ کروں گا کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبہ اور ملک میں معاشی طور پر بہتری آئے یا گھروں اور شہر کے بازاروں میں خوشحالی آئے تو اس کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہمیں سود فری بجٹ لانا ہو گا۔ انفرادی سود کو کس طرح سے ختم کیا جائے اس کے لئے میں عنقریب انشاء اللہ ایک بل لانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے امید ہے کہ ان ذرائع کو اختیار کرنے سے ہم کورونا زدہ ماحول سے نکل جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جس پیسے سے بجٹ بناتے ہیں وہ پیسا کس کا ہوتا ہے؟ وہ پیسا پورے پنجاب کے ان غریب لوگوں کا ہوتا ہے جو ریڑھیاں چلاتے ہیں، ٹیلیفون، بجلی کے بل دیتے ہیں اور جو اشیاء خورد و نوش استعمال کرتے ہیں تو اس پر ہمیں ٹیکس دیتے ہیں۔ ہم ان کی حلال کی بہترین کمائی کو ٹیکس کے ذریعے اپنے بجٹ میں شامل کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم اس کے اعداد و شمار اور ضروریات کا تعین کر کے لوگوں کو دیتے ہیں۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ دس کلو دودھ کے اندر اگر دو قطرے پیشاب کے مل جائیں تو وہ سارا دودھ ہی ناپاک ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس لوگوں کے خون پسینے کی حلال کی کمائی سے آنے والے اس بجٹ کے اندر جب شراب کے ٹیکس والے آلودہ پیسے شامل ہوتے ہیں تو ہمارا سارا بجٹ ہی تہس نہس ہو جاتا ہے۔ ہم کیوں نہیں کوشش کرتے کہ ہم شراب سے حاصل ہونے والے ٹیکس کو، یہ ایک علیحدہ بحث ہے کہ اس کا آپ نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا وہ اعداد و شمار کے جادوگر بہتر بتلائیں گے لیکن میرا مطالبہ ہے کہ لوگوں کی حلال کی صاف ستھری کمائی کے اندر شراب جیسی آلودہ کمائی اور اس کے ٹیکس کو شامل نہ کیا جائے تاکہ ہم یہ پاک صاف بجٹ پاک صاف پنجاب اور پاکستان کو دے سکیں۔ ہم نے PDMA کی زیر نگرانی سوسائٹی کے تمام سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لے کر جس طرح inclusive بجٹ بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میری رائے ہے کہ ہم ڈیزاسٹر مینجمنٹ پالیسی اور ایسے SOPs بنائیں جو کسی بھی آفت میں فی الفور کام شروع کر سکیں۔ ہر سٹیک ہولڈر کو پتا ہو کہ اس نے ان حالات میں کیسے اور کن حدود میں کام کرنا ہے ایسا نہ ہو کہ لوگ آفات میں مبتلا رہیں اور ہم پندرہ دن کے بعد یہ حکمت عملی بنا رہے ہوں کہ ہم نے لوگوں کو کھانا کیسے پہنچانا ہے۔ ہم اگر اس طرح سے ایک پالیسی

بنا دیتے ہیں تو آفت زدہ ماحول میں ہمیں مشاورت میں وقت ضائع کرنے کی بجائے وہ وقت لوگوں کی مدد کرنے کے کام آئے گا۔ یہ اچھا ہے کہ حکومت نے جاری اخراجات میں کفایت شعاری کی پالیسی اپنا رکھی ہے اور Austerity Committee مختلف محکموں کی ڈیمانڈ کم کر رہی ہے۔ اس نے ڈیمانڈ کم کرتے کرتے 61۔ ارب روپے کی سپلیمنٹری گرانٹ مسترد کر دی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہتر حکمت عملی یہ ہے کہ اپنے آمدن کے ذرائع بڑھائے جائیں۔

جناب سپیکر! ہماری آمدن صرف NFC ایوارڈ یا صرف ٹیکس کے ذرائع پر ہی مشتمل نہ ہوں بلکہ ہمارے اخراجات اس کے علاوہ آمدن کے ذرائع سے پورے ہوں۔ ہم نہ صرف بجٹ کے خسارے کو پورا کر سکیں بلکہ وفاق اور دوسرے صوبوں کو بھی سپورٹ کر سکیں۔ اخراجات کے تعین کے لئے Framework for Rolling Expenditures(FRE) کا وضع ہونا انتہائی قابل تحسین اقدام ہے۔ FRE کے وضع ہونے سے روایتی رسد کی بجائے اصل مانگ کے مطابق رقوم کی ترسیل ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ اخراجات کی محتاط نگرانی کا عمل بھی ہو گا جو قابل ستائش ہے لیکن میرا یہ مطالبہ ہو گا کہ FRE کا عمل International Standard کے مطابق third party سے کروایا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! Pro-Business پالیسی کو تقویت دینے کے لئے تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس ریلیف package خوش آئند ہے۔ انشاء اللہ یہ package عوام کو post COVID-19 حالات میں معاشی بحران سے نکالنے کے لئے معاون ثابت ہو گا اور اس کے اثرات چھوٹے کاروبار تک پہنچیں گے۔ صوبے کے معاشی حالات کے پیش نظر جاری اخراجات کا تقریباً منجمد رہنا قابل ستائش ہے۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ کے لئے 284۔ ارب 20 کروڑ روپے کا مختص ہونا خوش آئند ہے۔ جاری اخراجات کی مد میں 250۔ ارب 70 کروڑ ترقیاتی اخراجات میں 33۔ ارب سے زائد کا مختص ہونا بھی قابل ستائش ہے لیکن میرے شہر جھنگ میں غلام نبی ہیلتھ بلاک جس کا 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اس کے لئے صرف تین کروڑ روپے کا مختص ہونا انتہائی افسوسناک، حیرت انگیز اور قابل مذمت ہے چونکہ مجھے اس سے پہلے یقین کے ساتھ یہ کہہ دیا گیا تھا کہ COVID-19 کے حالات میں ہم ہیلتھ کے لئے فنڈز زیادہ رکھیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ فنڈز زیادہ رکھے گئے لیکن میرے ہسپتال کی تعمیر کے لئے صرف تین کروڑ روپے رکھے گئے 70 فیصد اس کا کام مکمل ہے تو میرا مطالبہ ہو گا کہ پنجاب کا قدیم ترین ضلع کا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی سکیم fully funded ہونے کے انتظار میں ہے تاکہ میرے شہر جھنگ کے لوگ بھی ٹیچنگ ہسپتال اور میڈیکل کالج کا خواب ڈی جی خان کے لوگوں کی طرح پورا کر سکیں اور وہ شہر کے پسماندہ لوگ جو دوسرے علاقوں میں دھکے کھانے پر مجبور ہیں ہم ان کو اپنے شہر میں علاج کی سہولتیں دے سکیں۔

جناب سپیکر! سکول ایجوکیشن کے لئے 350۔ ارب دس کروڑ روپے کا مختص ہونا، پانچ لاکھ سے زائد طالبات کو وظائف کی فراہمی اور تمام طالب علموں کو درسی کتب کی فری فراہمی قابل تحسین ہے لیکن ہمارے سکول ایجوکیشن کا ایک کامیاب تجربہ PEF انتہائی ناگفتہ حالت میں ہے چھ ماہ کے زائد عرصہ سے مالکان payment کا انتظار کر رہے ہیں، اسمبلی کے باہر وہ لوگ دھرنا بھی دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ بہت سے لوگ بے چارے کرائے کی بلڈنگ میں ہیں، اب وہ کرایہ دے دے کر تھک گئے ہیں اور ان کو اپنے بچوں کو کھلانے کے لئے نوالہ تک نہیں بچا۔

جناب سپیکر! میں اس اہم اجلاس میں یہ مطالبہ کروں گا کہ PEF کے بجٹ کو salaries میں شامل کر کے payment کی ترسیل کو فی الفور یقینی بنایا جائے۔ اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے 37۔ ارب 56 کروڑ کا مختص ہونا اگرچہ خوش آئند ہے لیکن میرے ضلع کی یونیورسٹی کے بجٹ کی ڈیمانڈ 33 کروڑ روپے تھی جو کہ جاری اخراجات نئی یونیورسٹیز میں ہماری یونیورسٹی آف جھنگ وہ واحد ادارہ ہے جس میں انشاءاللہ ہم آئندہ سال سے سولہ سے زائد پروگرام شروع کرنے جا رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے لئے صرف 10 کروڑ کا مختص ہونا ناقابل یقین ہے ہمارے اخراجات اتنے کم وسائل میں پورے ہونا ناممکن ہیں اس لئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ یونیورسٹی کے جاری اخراجات کو پورا کیا جائے اور بلڈنگ کی تعمیر کے لئے half funded کم از کم ضرور کیا جائے۔

جناب سپیکر! زراعت کے شعبہ میں ٹڈی دل جیسی آفات یقینی شامت اعمال ہیں۔ ہمیں اپنے انفرادی روّیوں پر غور کرنا ہو گا تاکہ ہم ان آفات سے محفوظ رہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جس طرح پہلے کہا، اب یہ ٹڈی دل آتی ہے اگر ہم قرآن مجید کی روح سے دیکھیں تو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ٹڈی دل کو آل فرعون پر جو عذاب نازل کیا تھا اللہ نے قرآن مجید میں اس کا عذاب کے طور پر ذکر کیا ہے۔ بہت اچھی بات ہے۔ ڈرون کے ذریعے، جہازوں کے ذریعے سپرے کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم اپنا عشر کتنا ادا کر رہے ہیں ہمیں یہ بھی تو سوچنا چاہئے۔ جب بارش برستی ہے تو پھل تیار ہو جاتے ہیں اس وقت پھر ہم اپنی جیب کی طرف دیکھتے ہیں۔ حکومتی سطح پر انفرادی روّیوں میں جب تک ہم عشر ادا نہیں کرتے یہ اللہ کا حصہ ہے جو ہم خود کھا جاتے ہیں تو اس طرح پھر ظاہر ہے کہ ہماری بے سکونی کا یہی ماحول باقی رہے گا۔ وزیر خزانہ فرما رہے تھے کہ لائیو سٹاک کے شعبہ میں حکومتی سرمایہ کاری سے عوام الناس کو معاشی تحفظ حاصل ہو گا۔

جناب سپیکر! میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے میرے ضلع جھنگ کو ماڈل بنائیں، میرے مزدور کی محنت دیکھیں اور میں اللہ کے فضل سے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میرے جھنگ کی عوام پیداوار کے لحاظ سے حیران کر دیں گے اور انشاءاللہ میرے شہر کی آمدن دُگنا ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب سٹیز پروگرام کی فنڈنگ کو تیز ترین اور یقینی بنا دیا جائے تاکہ ہمارا شہر زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے۔ ہماری بیوروکریسی سے تعلق رکھنے والے دوست موجود ہوں گے لکھنے والے احباب موجود ہوں گے۔ صورتحال یہ ہے کہ ہمیں پنجاب سٹیز پروگرام کے تحت تقریباً ½3۔ ارب روپے کا ایک منصوبہ ملا جس سے ہمارے شہر کی سٹریٹ لائٹس، پارک اور تمام چیزوں کو بہتر کیا جانا تھا۔

جناب سپیکر! اب اس میں صورتحال یہ ہے اور طے کیا گیا کہ پنجاب سٹیز پروگرام کے تحت COs کو ٹریننگ دی جائے گی اور وہ ٹریننگ کئے ہوئے لوگ ہی اس پروگرام کو چلائیں گے۔ میرے شہر میں یہ پروگرام شروع ہے لیکن جس CO اور دیگر لوگوں کو وہاں پر بٹھایا گیا ہے اس پروگرام کی انہوں نے نہ صرف ٹریننگ کی بلکہ وہ اس کو سرے سے جانتے نہیں ہیں۔ اس سے تو کئی

ارب روپے کے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے لہذا وہاں پر ایسے لوگ لائیں جو اس پروگرام کو کم از کم جانتے ہوں۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم میں جھنگ کو شامل کیا جائے، میرے شہر کے عوام انتہائی محنت کش لیکن غریب ہیں اور گھر جیسی بنیادی سہولت سے محروم ہیں۔ میرا ضلع فیصل آباد ڈویژن میں ضلع فیصل آباد کے بعد کاروبار اور آبادی کے لحاظ سے سب بڑا ضلع ہے لیکن میرے شہر کی 70 فیصد آبادی وہ ہے جس کی ماہانہ آمدنی 15 اور 20 ہزار سے زیادہ نہیں ہے تو اگر ایسے کمزور لوگوں کو پاکستان ہاؤسنگ سکیم سے حصہ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا حق ہے۔ نیا پاکستان منزلیں آسان پروگرام کا فیز ون مکمل ہو گیا ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے لیکن میرے شہر کا منصوبہ چراغاں آباد انٹر چینج سے ایوب چوک تک ڈبل روڈ تعطل کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کروں گا کہ جلد از جلد اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ یقیناً معاشی ترقی کے لئے حکومتی اقدامات قابل ستائش ہیں۔ ایم ایس ایم، ای سپورٹ پروگرام، ہماجہت پروگرام اور انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام پنجاب کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ہمارے جھنگ میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے expression of interest کا اشتہار آیا جس کے بہت مثبت نتائج آئے۔ پنجاب سمال انڈسٹری کے ایم ڈی اب وہ تبدیل ہو گئے ہیں اور شاید کوئی دوسرے صاحب آئے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے جب مختلف شہروں کے لئے expression of interest کا اشتہار دیا تو کہیں سے ہمیں آٹھ درخواستیں موصول ہوئیں اور کہیں سے ہمیں چھ درخواستیں موصول ہوئیں لیکن جب انہوں نے میرے شہر جھنگ کے لئے یہ اشتہار شائع کیا تو مجھے یہ کہتے ہوئے فخر ہے کہ میرے شہر سے دو مہینوں کے اندر 376 درخواستیں موصول ہوئیں۔

جناب سپیکر! ایم ڈی صاحب کہتے رہے کہ ہم بھول گئے کہ وہاں پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں تو میرا مطالبہ ہو گا کہ اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے تا کہ ہم لوگوں کا چولہا جلانے میں کامیاب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میری آخری درخواست آپ کے ذریعے پورے ہاؤس اور پورے پنجاب سے ہے کہ ہمیں مشکل کی گھڑی میں اللہ کی طرف رجوع کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور یکجہتی کے ساتھ قوم بن کر آگے بڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پنجاب اور اپنے ملک پاکستان کے لئے بہتر سوچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان زندہ باد اور پنجاب زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد معاویہ۔ بہت شکریہ۔ سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری:

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں میں آپ کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ آج آپ نے مہربانی کرکے اس ہاؤس کی عزت رکھتے ہوئے دس پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کی proceeding کو suspend کیا تاکہ جو concerned officers اور جو منسٹر صاحب ہیں وہ آسکیں اور ہماری باتیں سن سکیں۔

جناب سپیکر! ہماری اس سے ایک حوصلہ افزائی ہوئی اور امید رکھتے ہیں کہ آئندہ جو ہمارے اجلاس کے جو اوقات کار ہیں تو انشاءاللہ ان منسٹرز اور officers کی طرف سے in future respect کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بحث کا آغاز United Nations Security Council کے الیکشن سے کرتا ہوں جو کہ یہ وفاق کا معاملہ ہے اور Minister for Foreign Affairs کے ambit میں آتا ہے لیکن پنجاب اس وفاق کی ایک اہم اکائی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس اجلاس اور اس ایوان کے ذریعے بھی اپنے احساسات حکومت پاکستان تک پہنچائیں اور اپنے پورے ملک تک پہنچائیں۔ یہ نہایت بدقسمتی کی بات ہے کہ جناب عمران خان پی ٹی آئی کے ہیڈ ہیں۔

جناب سپیکر! بد قسمتی یہ ہے کہ اس کا الزام بھی 2013 میں کئے گئے فیصلوں پر دیا جا رہا ہے اور بد قسمتی یہ بھی ہے کہ اس الزام سے پہلے ہمیں سوچ لینا چاہئے کہ اس حکومت کو آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں، ہم تو تھے ہی اندھے، ہم تو تھے ہی مودی کے یار، ہم تو تھے ہی پاکستان کے غدار لیکن اس حکومت کو آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ آج تک کبھی وزیر خارجہ نے یہ issue raise کیا، کبھی publicly یہ بات سامنے آئی، کبھی میڈیا کے اوپر یہ بات آئی؟ الیکشن سے تین دن پہلے یہ بات emerge ہوتی ہے اور تین دن کے بعد انڈیا unopposed جیت جاتا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خارجہ جناب شاہ محمود قریشی کا کل انٹرویو آیا وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں سوچ سمجھ کر strategically چیزیں کرنی چاہئے، اگر ہم الیکشن میں contest کرتے کیونکہ پاکستان کو 2024 کے الیکشن میں سکیورٹی کونسل میں آنا ہے، ہم بھی آٹھویں دفعہ آجائیں گے۔ انڈیا کم از کم جو اس وقت کشمیریوں کے ساتھ مظالم کر رہا ہے اُس کے لئے ریکارڈ کے اوپر کوئی protest تو آپ اپنے آپ کو candidate بنا کر launch کر سکتے تھے، in protest candidate بن جاتے، اظہار کر لیتے کہ وہاں جو humanitarian crisis ہوا ہوا ہے، وہاں جو human rights کی violations ہو رہی ہیں اُس کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں؟ کہ آئیں دس ملک اور بجائے اس کے کہ 184 لوگ سکیورٹی کونسل UN کے اندر انڈیا کو لے کر گئے ہیں جو کشمیریوں کے چہروں کو اپنے slag سے جلا چکے ہیں اور اُنہوں نے وہاں تباہی مچائی ہوئی ہے۔ ہمارے اسلام آباد کے سرینہ ہوٹل کے باہر ایک ٹک ٹکی لگی ہوئی ہے۔ So many days to curfew, so many people ask about the curfew

جناب سپیکر! یہ اس قسم کی چیز کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں اور میں پی ایم ایل (ن) کی طرف سے یہ on the floor of the House ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! آج کل بجٹ کی، economy کی کوئی بحث، بد قسمتی سے جو بیماری ہمارے ملک میں پوری دنیا میں آئی ہوئی ہے اُس کے mention کئے بغیر پوری نہیں ہو سکتی اس لئے آغاز وہیں سے کروں گا۔ یہ ہمارے لئے سیکھنے کا وقت ہے جس طرح باقی دنیا کے لئے ہے ہمیں یہ چیزیں دیکھ کر اپنی سمت ٹھیک کرنی ہے۔ اس چیز کو چھوڑ دیں کہ وزیر اعظم نے کتنی confusion create کی، گورنر سندھ جناب عمران اسماعیل نے کیا کیا immature قسم کے comments

گئے، اس چیز کو چھوڑ دیں کہ لاہور کی عوام کو اور پاکستان کی عوام کو یہاں کی ہیلتھ منسٹر نے جاہل کہا ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر! بد قسمتی یہ ہے کہ حکومت ٹوٹل ایک state of denial کے اندر ہے اور وہ غرور کے اندر ڈوبی ہوئی ہے اتنی مغرور حکومت میں نے کبھی نہیں دیکھی اور ان باتوں کو نظر انداز کر کے ان کی statements آتی ہیں away from reality وہ ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھیں اور وہ ڈھیٹ بن چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اپنی mistakes کے ساتھ ساتھ طریق کار کی correction نہیں کر رہے۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں، کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج جتنے بھی COVID-19 patients ہیں سب کو health facilities available ہیں، کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُن میں سے بھی one fourth کو بھی health facilities available ہیں اور کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ لاہور جیسے بڑے شہروں میں اگر خرچہ بھی کرنا چاہو تو آج ہسپتالوں میں جگہ مل سکتی ہے؟

جناب سپیکر! کل میری اپنی mother in law میانوالی کے ایک گاؤں کے اندر بیمار ہوئی اُس کو پانچ دنوں سے COVID-19 تھا اُس نے آج رات ہسپتال میں داخل ہونا تھا مجھے Air Chief کو جن کے ساتھ ہماری پرانی جان پہچان ہے منت کر کے ایک بیڈ پی اے ایف ہسپتال اسلام آباد کے اندر لینا پڑا۔ جب آپ کی اتنی کم facilities ہیں۔ چلیں! ہماری وجہ سے کم facilities ہیں، حزب اقتدار کے معزز ممبران خوش ہو جائیں، ہم نے پورے اکہتر بہتر سال میں کچھ نہیں بنایا جن حکومتوں میں آپ سارے لوگ بھی رہ چکے ہیں، آپ میں سے ایک ایک بندہ رہ چکا ہوا ہے۔ ہم نے کچھ نہیں بنایا، sufficient beds ہیں، یہ جوابدہ نہیں ہیں؟ Plasma کی regulated prices ہیں؟ نہیں ہیں۔ Awareness ہے؟ نہیں ہے۔ Tiger force نے کچھ کیا؟ نہیں کیا۔ آکسیجن سنٹر بنائے؟ نہیں بنائے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں ایک آکسیجن سنٹر ہے؟ نہیں ہے تو یہ تمام جتنے بھی failures ہیں، plasma regulation کا، awareness spread کرنے کا failure، بیڈز کے نہ ہونے کا failure، ICUs کے نہ ہونے کا failure، ventilators کے نہ ہونے کا

performanceکی failure۔عوام کس طرح اس COVID-19کے حوالے سے آپ کی jadugeکرے؟کوئی اور طریقے ہیں تو اگلی speechesکے اندر ہمیں سمجھا دیں۔

جناب سپیکر! جب اتنے بُرے حالات تھے،جب facilitiesاتنی ہی کم تھیں تو پھر herd Immunityکی طرف کیوں گئے؟ آج آپ بہانے بناتے ہیں کہ ہماری economyاس کورونا کی وجہ سے تین مہینے سے خراب ہے تو تین مہینے کی بجائے دو ہفتے خراب کر لیتے،دو ہفتے میں کنٹرول کر لیتے اور دو ہفتے لے لیتے اُس کے بعد اور دو ہفتے لے لیتے، چھ ہفتے میں کنٹرول کر لیتے، آج تو بارہ ہفتے ہو گئے ہیں اور economyکنٹرول نہیں ہو رہی،herd immunity بھی نہیں ہو رہی اور economyبھی خراب ہے all win win situationکی بجائے all lost lost situationہے۔

جناب سپیکر! کیا اس WHOکو جس کو آج ہم recognizeکرتے ہیں ہر WHOکی statementکے اوپر ہم کہتے ہیں اُوہ اُس نے یہ statementدے دی ،اُوہ اُس نے یہ statement redactکر لی۔ آج WHOکی تین سال پرانی statementsدیکھیں کیا ہیں؟ وہ کہہ رہا ہے کہ third world countriesکے لئے preventive healthcare systems are the most efficient. WHOکیوبا کی مثال دیتا ہے کیا آپ نے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری!ایک منٹ پلیز پیچھے والی نشستوں پر معزز ممبران mobile camerasاستعمال نہ کریں، کل بھی یہاں mobile cameras useہوتے رہے ایسے نہ کریں۔شکریہ۔جی، سردار اویس احمد خان لغاری! پلیز اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر!اس بجٹ کے اندر جو بڑی بڑی بڑھکیں ماری جا رہی ہیں، یہ ہسپتال بن گیا، یہ ہسپتال بنائیں گے، یہ بنائیں گے،وہ بنائیں گے۔ آپ نے preventive healthcareکے اوپر جب آپ کو کورونا سیکھا رہا ہے کہ preventive medicineکی طرف آو،اُس کا خرچہ per capitaکیوبا سے بہت کم ہوتا ہے وہ لوگوں کو بیمار ہی نہیں ہونے دیتے، preventive medicinesکی طرف جاتے ہیں۔کیا آپ نے اس بجٹ میں کورونا کے آنے کے باوجود preventiveہیلتھ کیئر سسٹم کی طرف کچھ introductionکی ہے؟ نہیں کی۔ایگریکلچر

سیکٹر کی طرف آئیں اُس دن جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی نے جب ایگریکلچر منسٹر کھڑے ہو کر سوالوں کے جواب دے رہے تھے تو انہوں نے ریسرچ کی ایک بات کی، یونیورسٹیز کی بات کی، فنڈنگ کی بات کی، میں نے اُن کو ذکر کیا کہ میں اپنی بجٹ کی speech میں بات کروں گا تو سنیں آپ کے صوبہ پنجاب کی ایگریکلچر کی کل جی ڈی پی دو ہزار 400- ارب روپے کی ہے- 2.4 ٹریلین روپے ، اس جی ڈی پی کے تحت دنیا میں رواج ہے کہ کم از کم اُس کا دو فیصد ایگریکلچر کی ریسرچ پر لگاؤ- ہم تو تھے ہی ناکارہ حکمران، آپ کے نیا پاکستان کو یہ چیزیں دکھائی نہیں دیتیں ؟ اس کے مطابق آپ نے 48- ارب روپے ریسرچ پر اس سال لگانے ہیں-

جناب سپیکر! میں بتاؤں آپ ریسرچ کے اوپر کتنے خرچ کر رہے ہیں صرف 68 کروڑ روپے، پنجاب کی ایگریکلچر ریسرچ کے اوپر تنخواہوں کے علاوہ صرف 68 کروڑ روپیہ لگ رہا ہے اور لگنے 48- ارب روپے چاہئیں، under any global basic parameters کاٹن سیڈ کا کل جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے اپنی تقریر میں کہا بیڑا غرق ہوا ہوا ہے- آپ کی 85 percent of the cotton production is from the province of Punjab یا نیشنل پروڈکشن آپ کی، cotton seed کے یہ لوگ certified seeds اس دفعہ provide نہیں کر سکے- آپ کا جو ٹڈی دل کا مسئلہ ہے اُس کے لئے ہم کتنا روئیں اور کتنا پیٹیں third class control، zero control پانی کی طرف آئیں جو ایگریکلچر سے related ہے-

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہر per cubic meter of water کے ایک crop international standards America 1.6 kg crop کے لئے production produce کرتا ہے per cubic meter of water آپ کو پتا ہے پاکستان کتنا کرتا ہے 0.13، انڈیا 0.39 وہ بھی آپ سے تین گنا زیادہ ہے- پانی کے اوپر کوئی توجہ نہیں ہے- چار ہزار روپے کا انفراسٹرکچر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا چار فیصد اگر اُس کے اوپر maintenance کا لگا ہو جو ورلڈ بنک ان کو سکھاتا ہے وہ بھی 160- ارب روپے بنتا ہے- نئے پاکستان میں یہ ؟ ہمارے پاکستان میں تو ہر چیز خراب تھی- نئے پاکستان میں انہوں نے 160 کی بجائے صرف 26- ارب روپے new and maintenance کے انفراسٹرکچر کو اریگیشن میں دیا ہے- Absolutely pathetic pricing of water آپ نئے پاکستان کے لوگ ہیں اتنا جو پانی ہے اُس کی price

rationalizationکی کبھی سوچ کی ہے، آپ نے اُس کے متعلق کیا کیا ہے ؟پانی کا ایک حصہ آپ کے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں، واٹر مینجمنٹ کے underدوسرا حصہ سارا اریگیشن منسٹری کے پاس ہے اس کو بھیrationalizeکرنا چاہئے۔Drip Irrigation Systemجو صحراؤں میں لگا رہے ہیں جو نہروں کے اُس طرف غیر پیچ دار علاقوں میں لگا رہے ہیں اگر وہdrip irrigation systemلگاتے ہیں جس سے وہ دسویں حصے سے پانی پلا سکتے ہیں تو آپ ان کوnew water outlets incentiveپیش کر رہے ہیں ان کو آپ لوگ پانی کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ایگریکلچر انکم ٹیکس ماشاءاللہ جس پر انہوں نے کھڑے ہو کر تقریریں کیں کہ جی اس سیکٹر کو بھی ٹیکس فری ہے اور اُس سیکٹر کو بھی ٹیکس فری ہے۔52لاکھ ہمارے پنجاب میںfarmers ہیں جس میں سے 35 فیصدfarms آپ اور مجھ جیسے بڑے بڑےfarmersکے ہیں اور ان میں سے کسی کے پاس 30،400،600اور کسی کے پاس20ایکڑ پر مشتملfarmsہیں۔

جناب سپیکر! میں اور آپ شوگر ملز مالکان کے سامنے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں، کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ ایسے لوگوں کوsubsidies and tax breaksملتی ہیں تو ہمیں کیوں نہیں ملتیں کیونکہ ہم بہت بڑےagriculturists ہیں۔

جناب سپیکر! میں اگر600ایکڑ باغ کا مالک ہوں تو میری پوزیشن ایک شوگر مل مالک کے سامنے ایک کیڑے کی سی بھی نہیں ہے اس کوsubsidies and tax breaksملتی ہیں تو ہمیں کیوں نہیں دی جاتی، کیا ہم بے چارے کورونا،locustاور خراب بیج کے مارے ہوئے نہیں ہیں، کیا صرف یہی لوگ ہیں؟ ہمارے پاس ایگریکلچر کو سپورٹ کرنے کے لئے انڈسٹریز نہیں ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ پنجاب کی آبادی 110 ملین ہے ہر سال اس صوبے میں ماشاءاللہ23لاکھ بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا جو نئے بچے آ رہے ہیں ان کو تو چھوڑیں جو اس وقت حیات ہیں ان 23لاکھ بچوں کے لئے صوبے میں ہسپتال، سکولز، سڑکیں اور پینے کے صاف پانی کا کوئی انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ کر رہے ہیں؟اگر ان کے لئے کوئی انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ نہیں کر رہے ہیں تو پھر اس 2.1 فیصد population growth rate کو کیوں کنٹرول نہیں کرتے؟ ہم تو چلیں فضول تھے لیکن پی ٹی آئی کی حکومت نے اس حوالے سے کوئیstrategyکیوں نہیں بنائی کہ ہم پانچ سال میں population growth rateکو0.5سے 2.1 فیصد سے اوپر لے کر آئیں گے؟

جناب سپیکر! Can you imagine کہ اس بجٹ کے دوران وزیر خزانہ کی تقریر میں جو کہ ظاہر ہے کہ وزیراعلیٰ سے approved ہوگی میں population کا ذکر تک موجود نہیں آپ وہ پڑھ کے دیکھ لیں۔ پاکستان اور پنجاب کا سب سے بڑا مسئلہ population growth rate ہے۔ Not one sentence has been yet read about population control اس سال آپ نے ہائر ایجوکیشن کے لئے per capita Rs.308 رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! Women empowerment کے حوالے سے میں بتاؤں کہ صرف 9اضلاع میں خواتین بیٹھی ہوئی ہیں یعنی صرف 9اضلاع کی خواتین بے چاری اس قابل ہیں کہ ان کی empowerment PTI کرے تو باقی اضلاع کی خواتین کا کیا قصور ہے، کیا آپ کو پتا ہے کہ ان 9اضلاع کی خواتین کی empowerment کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے Rs. 23 per women per year رکھا گیا ہے۔ How do pathetic can this be? یہ کیوں آپ بڑی اچھی picture paint کر رہے ہیں جبکہ اندر سے آپ بالکل کھوکھلے ہیں۔ آپ ان بے چاری خواتین کے لئے یہ بجٹ بھی نہ رکھتے وہ ایک سال مزید قربانی دے دیتیں۔ سرگودھا سے میانوالی تک ڈبل سڑکیں بن رہی ہیں واہ واہ کیا بات ہے۔ خوشاب سے ہھلوال اسی 20 کلومیٹر کے اندر ہے جا کر اس سڑک کی حالت دیکھیں۔ آپ کی سڑکیں zero maintenance پر 70 فیصد ہیں۔ KPRRP کا پروگرام جو کہ میاں محمد شہباز شریف نے launch کیا تھا اس کی surface اور کام کی کوالٹی تو ماشاءاللہ سے بہت زبردست ہے۔ اس کے ساتھ جو مٹی والی sides ہوتی ہیں جن پر بارش کے بعد دو ہزار روپے فی کلومیٹر خرچہ بھی نہیں ہوتا وہ بھی یہ لوگ نہیں کر رہے جس کی وجہ سے وہ سڑکیں تباہی کی طرف جا رہی ہیں. and they don’t care.

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے حوالے سے کیا مذاق ہے، یہ ایسا مذاق ہے جو کہ پہلے کبھی دیکھا نہیں گیا۔ ہم آپ کے سیکرٹریٹ کو مکمل reject کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ جنوبی پنجاب میں جو سرائیکی بولنے والا ہے وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اوئے اساں کوں کُوڑتے ڈک مار مار کر ہی پاگل کیتی کھڑے نیں۔ بلوچی بولنے والا کہہ رہا ہے کہ از کل دروغ برسنے، از کل دروغیں۔ پنجابی بولنے والا کہہ رہا ہے کہ اے تے سانوں جھوٹ بول بول کے ساڈا بیڑا غرق کیتی بیٹھے نیں۔ اردو بولنے والا کہہ رہا ہے جو کہ بے چارہ مہاجر ہندوستان سے

آیا ہوا ہے ابھے یہ کیا بار بار انہوں نے ہمارے ساتھ جنوبی پنجاب کا مذاق بنایا ہوا ہے ایک ہی مرتبہ کرتے ہیں تو کریں نہیں کرتے تو نہ کریں۔ پشتو بولنے والا کہہ رہا ہے وہ بھی بے چارہ جنوبی پنجاب میں رہتا ہے "واہ دوئی منگ سہ لیونی کڑی یو، دوئی خو زمنوگ پہ شان لیونی دی تو ہر قسم کی زبان بولنے والے لوگ جنوبی پنجاب میں یہی کہہ رہے ہیں۔ بہاولپور صوبے کا اگر ہم نام لیتے ہیں تو ہمیں یہ لوگ غدار کہتے ہیں۔ بہاولپور صوبے کا حق ہے ہم جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی پریس کانفرنس میں آفر کر چکے ہوئے ہیں۔ بہاولپور ڈویژن کا ریفرنڈم کروائیں اگر وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے الگ رہنا ہے یا جنوبی پنجاب یا لاہور کے ساتھ ملنا ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہماری مسلم لیگ (ن) کی پارٹی نے آفر کر دی ہوئی ہے تو اس کو یہ نہیں مانتے۔

جناب سپیکر! ڈویلپمنٹ کے حوالے سے جنوبی پنجاب میں کیا ہوا ہے ہماری موٹروے کی وجہ سے آپ تخت لاہور سے ساڑھے تین گھنٹے میں ملتان کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ رحیم یار خان پہنچنے میں گیارہ گھنٹے لگتے تھے جو بے چارے سڑک سے سفر کرتے تھے اور جو جہاز میں سفر کرتے تھے ان کا تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا تو بے چارے سڑک پر سفر کرنے والے تھے وہ آج گیارہ گھنٹے کی بجائے ساڑھے چھ گھنٹے میں پہنچ جاتے ہیں۔ ہم الحمدللہ سکھر کی حدود تک پہنچے ہوئے ہیں۔ فورٹ منرو کے قبائلی پہاڑوں میں Japanese grants سے steel bridges and flyovers in the entire region بنائے ہوئے ہیں تو آپ جنوبی پنجاب کی ہماری کس کس بات کو کریں گے۔

جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان جو کہ وزیر اعلیٰ کا صوبہ ہے اس کا میں آپ کو حال بتاتا ہوں جو کہ وزیر اعلیٰ کا home district ہے آج پبلک ہیلتھ کا منسٹر وہاں جائے تو وہاں کی 31 واٹر سپلائی سکیموں میں سے پندرہ واٹر سپلائی سکیمیں پچھلے تین ماہ سے بند ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ جنوبی پنجاب کی گورننس کی بات کریں گے۔

جناب سپیکر! Surplus money کے حوالے سے میری بات کو across the board سب غور فرمائیں۔ ڈیڑھ سے دو سو ارب روپے پنجاب حکومت اس سال surplus کر کے وفاقی حکومت کو واپس بھیجنے لگی ہے۔ کیا پی ٹی آئی کے ایم پی ایز کو اپنے حلقوں میں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں چاہیئے، کیا ان کو سڑکیں نہیں چاہئیں، کیا ان کے سکولز کم نہیں ہیں تو ڈیڑھ سو ارب روپے کا

surplus جب آپ واپس بھیجیں گے چلیں ہم بے چارے ہیں ہمیں تو پہلے ہی فنڈز ملتے ہیں اور نہ ہی خدا آپ سے ہمیں فنڈز دلوائے لیکن آپ کے اپنے پی ٹی آئی کے ممبران نے کیا قصور کیا ہے، کیا ان کے constituents ان سے کام نہیں مانگتے؟ ان کی زندگیوں، ہسپتالوں اور حالات کو بہتر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو آپ واپس یہ پیسے کس کھاتے میں بھیج رہے ہیں، کیا آپ کو پیسا خرچ کرنا نہیں آتا یا خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے؟ آپ اس چیز کے خلاف تو کم از کم کھڑے ہوں اس بجٹ کا یہ حصہ تو کم از کم پاس نہ ہونے دیں ہم آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے گندم خریداری کے حوالے سے 4.5 ملین کا ریکارڈ ٹارگٹ پورا کیا واہ واہ واہ۔ یہ ریکارڈ ٹارگٹ پورا کرنے کے دو ماہ بعد -/1800 روپے من گندم کا ریٹ پہنچا دیا۔ FAO آپ کی آبادی malnutrition کی طرف سے کہہ چکا ہے۔ اس حوالے سے عمران خان خود تقریر کر چکا ہوا ہے اس نے اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا کہ پاکستان کی آبادی malnutrition کا شکار ہے۔ اگر آپ اس کو آٹا مہنگا دے رہے ہو تو آپ اس کو malnutrition میں مزید گھسا رہے ہو یا نہیں گھسا رہے؟ آپ ساڑھے چار ملین میٹرک ٹن گندم خریدتے ہیں اور اگلے ماہ اس کا ریٹ زمیندار کی جیب میں سے جب -/1400 روپے لے لیتے ہیں تو اگلے کو -/1800 روپے پر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب معاملہ چینی کی قیمت کا ہے۔ واہ واہ واہ۔ ہماری سرائیکی زبان میں کہتے ہیں چھتوں کی قیمت۔ پاگل پنے کی قیمت۔ چینی کی قیمت پر بڑی انکوائریاں کی گئیں اوہ بے چارے کبھی کسی ترین خاندان کا نام بدنام کیا، کبھی میرے بھائی مخدوم صاحب کے خاندان کا نام بدنام کیا، کبھی جناب پرویز الٰہی کے بیٹے کا نام بدنام کیا، کبھی شریف خاندان کا نام بدنام کیا اوہ اس انکوائری رپورٹ کا اصل ایکشن جو ہونا چاہئے تھا وہ یہ ہے اور میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ تمام ممبران اکٹھے ہو کر یہ کریں آپ میں سے صرف شوگر ملز مالکان اس چیز کو سپورٹ نہیں کریں گے۔ باقی سب اس کو سپورٹ کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیا کریں۔ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ جن تحصیلوں میں شوگر ملیں ہیں ان تحصیلوں سے باہر کماد کاشت کرنے پر پابندی لگائیں۔

جناب سپیکر! دوسرا ان تحصیلوں کے اندر ان شوگر ملوں کے علاوہ ہر انسان اور پاکستانی کو چھوٹی یا بڑی شوگر ملز لگانے یا گُڑ بنانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ سب کو شوگر ملز لگانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ زمینداروں کو کماد پر سپورٹ پرائس نہیں چاہئے کیونکہ جس سال کماد کی فصل کم ہوتی ہے اس سال سپورٹ پرائس کوئی معنی نہیں رکھتی اور جس سال فصل زیادہ ہوتی ہے اس سال بھی سپورٹ پرائس کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس فصل کی قیمت کو open کریں۔ کیا رائس کی قیمت open نہیں ہے؟ ہر سال آپ چار ملین میٹرک ٹن رائس ایکسپورٹ کر رہے ہیں۔ رائس کے اُوپر کوئی پابندی نہیں ہے، نہ رائس کی فصل اُگانے پر پابندی ہے اور نہ ہی رائس شیلرز لگانے پر کوئی پابندی ہے تو پھر شوگر کین پر پابندی کیوں ہے؟ اس ملک میں فلور ملز لگانے پر پابندی ہے اور نہ ہی رائس شیلرز لگانے پر کوئی پابندی ہے تو پھر شوگر کین کو process کرنے پر کیوں پابندی ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ شوگر کین پر آپ بے شک آج ہی سپورٹ پرائس ختم کر دیں بلکہ یہ ہماری ڈیمانڈ ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں accountability issue کے بارے میں بات کرنی چاہوں گا۔ پچھلے کافی دنوں سے جب بھی میں ٹیلیویژن کا کوئی چینل دیکھتا ہوں تو پی ٹی آئی کے اکثر معزز خواتین و حضرات ٹیلیویژن پروگراموں میں کہتے ہیں کہ ہمارے الیکشن کا main slogan ہی accountability تھا تو ہم اس پر بات کیوں نہ کریں؟

جناب سپیکر! آپ accountability issue پر ضرور بات کریں لیکن صرف اپنے ووٹرز کو دھوکا دینے کے لئے مت بات کریں۔ آپ نیک نیتی سے accountability کریں۔ آپ چین کی طرح accountability کریں۔ نیب کے پاس فراڈ کے جتنے بھی cases ہیں وہ سب white collar crimes ہیں۔ وائٹ کالر کرائمز کے اندر جو evidence ہوتا ہے۔

Mr Speaker! That lies on a piece of paper as a part of the record. You cannot recreate it. You cannot burn it.

جناب سپیکر! جناب محمد حمزہ شہباز شریف، میاں محمد شہباز شریف، خواجہ سلمان رفیق یا خواجہ سعد رفیق کے خلاف مقدمات کا ریکارڈ ان کی الماریوں میں بند نہیں پڑا بلکہ وہ ریکارڈ تو حکومت کے پاس ہے اور اسی کی بناء پر cases بنتے ہیں۔ آپ ان کو گرفتار کر کے یا جیل میں ڈال کر

کیوں ذلیل کرتے ہیں؟ میں نے اس بارے میں بہت سوچ وبچار کیا ہے۔ آپ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں تاکہ آخر میں جب آپ ان کوconvict نہ کر سکیں تو کم از کم اتنا کہہ سکیں کہ دیکھیں میں نے ان کو ایک سال کے لئے اندر کیا۔ پی ٹی آئی کی حکومت نے نوکریاں دیں، آپ نے لوگوں کے لئے گھر میسر کئے، آپ نے زرعی شعبہ سے متعلق لوگوں کو کوئی فائدہ دیا، آپ نے سڑکیں بنائیں اور نہ ہی آپ نے معیشت کو بہتر کیا ہے تو پھر آپ جلسوں میں جاکر صرف یہی کہہ سکیں گے کہ دیکھو! میں نے اس کو ایک سال کے لئے اندر کیا لیکن یہ سسٹم فضول تھا جس کی وجہ سے وہ بچ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں جج ہوتا تو میں ان کو اُلٹا لٹکا دیتا، ان کی گردنیں کاٹ دیتا اور ان کے بازو کاٹ دیتا۔ یہ لوگوں کو صرف اس لئے پکڑ رہے ہیں تاکہ اگلے الیکشن میں اپنی campaign چلا سکیں۔

جناب سپیکر! میں governance and parliamentary performance کے بارے میں بھی بات کرنی چاہوں گا۔ کل یہاں پر ایک وزیر موصوف کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے، ان کی آواز ماشاءاللہ کافی بلند ہو رہی تھی اور وہ بہت غصے میں تھے۔ کہتے ہیں کہ زیادہ اُونچی آواز تب نکالنی پڑتی ہے جب آپ کے پاس بولنے کے لئے کوئی مواد نہ ہو۔

جناب سپیکر! کل انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا prerogative ہے کہ ہم جتنے مرضی چیف سیکرٹری اور آئی جی پولیس تبدیل کریں۔

جناب سپیکر! رولز آف بزنس کے تحت یہ آپ کا prerogative ضرور ہے لیکن یہ کسی طرح بھی good governance کے زمرے میں نہیں آتا۔ پچھلے دو سال میں ڈیرہ غازی خان کے پانچ کمشنرز تبدیل ہو چکے ہیں۔ صوبے کے چار چیف سیکرٹری، چار آئی جی پولیس اور چوٹی زیریں پولیس سٹیشن کے آٹھ ایس ایچ او تبدیل ہو چکے ہیں۔ آئے دن صوبائی سیکرٹری صاحبان تبدیل کئے جاتے ہیں۔ اس بیوروکریسی سے کام لینے کے لئے اور ان کو effectively کام کرنے کے لئے وقت چاہئے ہوتا ہے۔ They need to sit-down, understand and get the political support اور پھر ہم ان سے good governance ڈیمانڈ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ پہلی جمہوری حکومت ہے کہ جس کو آئے ہوئے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک ہماری پارلیمانی کمیٹیاں اور مجالس قائمہ functional نہیں ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! آپ wind up کر لیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے میں آدھے منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ابھی تک آپ کی صوبائی پارلیمانی کمیٹیاں اور مجالس قائمہ functional نہیں ہو سکیں۔ آپ کی پبلک اکاؤنٹ کمیٹی exist نہیں کرتی۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے دفتر کا قصور نہیں بلکہ یہ حکومت کا قصور ہے۔ آپ اس جمہوری نظام کو پارلیمانی کمیٹیوں کے بغیر کس طرح operate and run کر سکتے ہیں؟ تاریخ میں یہ لکھا جا رہا ہے کہ پی ٹی آئی کے دورِ حکومت میں پارلیمان کی کوئی کمیٹی functional نہیں تھی۔ ہم بھی آپ کو ڈھیل دیتے جا رہے ہیں۔ اس اسمبلی کا پارلیمانی کمیٹیوں کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہے لہذا ان تمام چیزوں کے بارے میں ہمیں غور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آج جو concreate proposals دی ہیں اگر آپ ان کو ٹھنڈے دل سے، پیار و محبت سے، پاکستان اور پنجاب کے interest میں دیکھیں گے تو پھر آپ ان کو ضرور consider کریں گے۔ یہ کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر آپ مزید شوگر ملز قائم کرنے کی اجازت دے دیں گے تو اس سے بہتری آئے گی۔ اگر گُڑ بنانے والے غریب لوگوں کو کام کرنے دیں گے تو اس سے کسانوں کا فائدہ ہو گا۔ آپ زمیندار کو بے شک سپورٹ پرائس نہ دیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ population growth کو ایک major issue consider کریں۔ اگر گندم ذخیرہ کرنے والے پی ٹی آئی کے اپنے لوگ بھی ہیں تو ان کو پاکستان اور پنجاب کی بہتری کے لئے رگڑ دو۔ آپ کچھ تو کرو، اس قسم کا بجٹ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ بد قسمتی سے یہ بجٹ صوبے میں کوئی بہتری نہیں لا سکے گا۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔ اب سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے۔ سید حسن مرتضیٰ! پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج کراچی اور گھوٹکی میں رینجرز پر حملے ہوئے ہیں اور ان حملوں کی وجہ سے کچھ لوگ شہید ہوئے ہیں۔میں ان شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔سوگوار خاندانوں کے ساتھ ہمدردی اور اظہار یکجہتی کرتا ہوں۔ہم خود بھی دہشتگردی کی کارروائیوں کے victim رہے ہیں اس لئے ہمیں تو اس کا بڑا دلی دُکھ ہوا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آج جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کے کیس کا فیصلہ آیا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی حق و صداقت کی کامیابی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کا حجم کم کیا ہے اور اس بستے کا وزن بھی کم کیا ہے۔پہلے سُن دے ساں کہ" نالائق بچے تے بستے بھارے" پہلے بجٹ کی کتابیں وزنی ہوتی تھیں۔وزیر خزانہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ وزن کم کر دیا ہے لیکن ابھی بھی یہ اتنی بڑی کتابیں ہیں کہ دو دن میں ان کی کوئی تیاری نہیں ہو سکتی۔یہ بجٹ ایک گورکھ دھندہ ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ کی سربراہی میں سینکڑوں کی تعداد میں بابوؤں نے اس بجٹ کو تیار کیا ہے۔سیکرٹری خزانہ اور ان کی ٹیم اس بجٹ کو تیار کرتی ہے۔وہ اس بجٹ کو اس انداز میں تیار کرتے ہیں کہ یہ بجٹ ایک عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی بہت اچھی روایات رہی ہیں۔ ہمیشہ اس ہاؤس کے اندر رواداری اور برداشت دیکھی جاتی تھی لیکن آج کل اس کا بڑا فقدان ہے۔وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران جو کچھ ہوا وہ ٹھیک نہیں تھا لیکن کل قائد حزب اختلاف کی تقریر کے بعد حکومت کا جو reaction آیا ہے، جس زبان اور انداز میں میاں محمد اسلم اقبال نے بات کی وہ بھی انتہائی تضحیک آمیز تھی۔حزب اختلاف ہمیشہ احتجاج کرتی ہے اور حکومت برداشت کرتی ہے۔اس پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کا یہ کہنا کہ تمام حزب اختلاف کے ممبران جناب سپیکر کا شکریہ ادا کریں۔ سپیکر صاحب ہمارے کسٹوڈین ہیں۔ہم ان کے مشکور ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ کسی کی ذات کے حوالے سے بات نہ کروں۔سیاسی باتیں ہوتی ہیں اور اس کا جواب بھی سیاسی انداز میں ہونا چاہئے۔مخدوم ہاشم جواں بخت کے ساتھ میرے ہزار سیاسی و نظریاتی اختلافات ہوں گے لیکن میں ہمیشہ اُن کا احترام

کروں گا اور میں کبھی بھی اُنہیں وزیر خزانہ نہیں بلکہ وزیر خزانہ صاحب ہی کہوں گا تو ہم توقع کرتے ہیں کہ قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف کا بھی یہی احترام ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر اعظم کراچی تشریف لے جاتے ہیں اور وہ جب بھی کراچی تشریف لے کر جاتے ہیں پتا نہیں اُنہیں کون تقریریں لکھ کر دیتا ہے وہ ایک ایسا message دیتے ہیں جو federation کے لئے خطرہ ہوتا ہے۔ وفاق اُسی صورت مضبوط ہے جب اُس کی اکائیاں مضبوط ہوں گی۔

جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی نے 2018 میں تمام قیادتوں کی موجودگی میں 18ویں ترمیم کے مطابق این ایف سی ایوارڈ میں ترمیم کرنے کی کوشش کی۔ اُس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ حکومت جب چاہے اپنی مطلوبہ اکثریت کے ساتھ اُس کو ختم کر دے، نئی ترمیم لے آئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے جو کوشش کی تھی وہ صرف آمریت کو روکنے کی تھی، آئے دن آئین کو جو توڑا جاتا ہے وہ کوشش اُس کے خلاف تھی، وہ کسی کے خلاف کوئی سازش نہیں تھی۔

جناب سپیکر! این ایف سی ایوارڈ کرنے سے صوبے مضبوط ہوئے تھے، صوبوں کو شناخت ملی تھی، صوبوں کو نام ملے تھے اور پاکستان کا وفاق مضبوط ہوا تھا۔ آج وہاں اگر جناب عمران خان بیٹھے ہیں تو کل وہاں بلاول بھٹو زرداری بھی آسکتے ہیں، وہاں میاں محمد نواز شریف بھی آسکتے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن ہمارا آئین، ہمارا قانون، ہماری اچھی روایات تاریخ کا حصہ بنتی ہیں اور خدارا ہمیں اُن کے ساتھ کسی صورت میں بھی بھیانک مذاق نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہے آج میں اُن سرکاری ملازمین سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں وہ تبدیلی پسند آئی، آج میں 2013 اور 2018 کے پولنگ سٹاف سے بھی پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ تبدیلی پسند آئی؟ آج آپ کو وہ آصف علی زرداری یاد آیا ہو گا۔

جناب سپیکر! جس نے آپ کی تنخواہیں 138 فیصد بڑھائیں اور آج اس کورونا میں پنجاب اور وفاقی حکومت نے سرکاری ملازموں کو zero percent relief دیا ہے۔ سرکاری ملازم ہمارے ہیں ہمارے صوبے کے ہیں، وہ آپ کے بھی اُتنے ہی ہیں اور ہمارے بھی اُتنے ہی ہیں لیکن

اس سختی کے دور میں اُن کو relief دینا ضروری تھا۔ آپ کہتے ہیں کہ سندھ میں چور بیٹھے ہیں، ڈاکو بیٹھے ہیں، لٹیرے بیٹھے ہیں اُن لٹیروں نے بھی ان سرکاری ملازمین کو دس فیصد اور افسران کو پانچ فیصد تنخواہوں میں اضافہ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں on behalf of Pakistan Peoples Party اس بات کو condemn کرتا ہوں اور پنجاب حکومت اور وزیر خزانہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کورونا جیسی وبا کے ہوتے ہوئے، اس مہنگائی جیسی وبا کے ہوتے ہوئے، اس ٹڈی دَل جیسی بلا کے ہوتے ہوئے ان ملازمین کو relief دینا ضروری ہے، front line workers کو relief دینا ضروری ہے اور وزیر خزانہ بڑے نرم دل، بڑے polite and soft ہیں میں اُن سے توقع کرتا ہوں کہ وہ اس پر ضرور نظر ثانی کریں گے۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے اور ساری قوم کو پتا ہے کہ ہمارے وزیر اعظم کی دو لاکھ روپے تنخواہ تھی وہ آٹھ لاکھ روپے کر دی گئی کیونکہ اُن کا دو لاکھ میں گزارا نہیں ہوتا تھا تو وہ کیسے توقع کر رہے ہیں کہ یہ ملازم 40/30 ہزار میں اپنا گزارا کر لے گا یا اپنے بچے پال لے گا اس کے گھر کا تو بجٹ بنا کر دکھائیں؟ وزیر اعظم کے گھر کا بجٹ دو لاکھ روپے میں نہیں بن رہا جس کا جہاز بھی free ہے، جس کا لنگر بھی free ہے، جس کی رہائش بھی free ہے، جس کا میڈیکل اور ایجوکیشن ہر چیز free ہے اُس کا دو لاکھ روپے میں گزارا نہیں ہوتا اور آپ سمجھ رہے ہیں کہ ان ملازمین کا 40/30 ہزار روپے میں گزارا ہو جائے گا؟

جناب سپیکر! کل یہاں بات ہوئی اور میاں محمد اسلم اقبال بڑے جذباتی تھے۔ میں بڑے ادب سے عرض کروں گا شاید میری اطلاع کے مطابق یہ غلط ہو۔ 2018 میں جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت گئی تو اُس وقت 693۔ارب روپے قرضہ تھا جس میں کوئی 90 فیصد غیر ملکی قرضہ تھا۔

جناب سپیکر! آج جون 2020 کے اندر جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے وہ قرضہ 245۔ ارب روپے کے اضافے کے ساتھ 938۔ارب روپے ہو گیا۔ ہمیں اس 938۔ارب روپے کے قرضے پر اعتراض نہیں ہے ہمیں اعتراض ہے کہ جب وہ چور تھے، جب وہ ڈاکو یہاں پر حکومت کر رہے تھے اور انہوں نے 693۔ارب روپے قرض لیا تھا تو اُس وقت انہوں

نے یہاں اورنج لائن ٹرینیں بھی چلائیں، انہوں نے یہاں پر میٹرو بسیں چلائیں، انہوں نے یہاں پر سڑکیں بھی بنائیں، سکول و کالج بھی بنائے لیکن آپ نے دو سال میں کچھ کیا بھی نہیں یعنی "کھایا پیا کچھ نہیں، گلاس توڑا بارہ آنے۔"

جناب سپیکر! آپ نے 245۔ارب روپے کا جو قرضہ لیا ہے آپ اُس کا تو حساب دیں؟ آپ تو قرضہ اُتارنے آئے تھے، آپ تو نئے پاکستان کی بنیاد رکھنے آئے تھے لیکن آپ نے تو پرانے پاکستان کو کھنڈرات بنا دیا اور نئے پاکستان بنانے کے لئے 245۔ارب روپے کا قرضہ لے لیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جب پنجاب میں حکومت تھی اُس میں پنجاب میں ہر شہری 6,182 روپے26 پیسے کا مقروض تھا آج آپ نے اُس کو کچھ دیئے بغیر8,218روپے اور19 پیسے کا مقروض کر دیا۔ آپ نے تعلیم کا بیڑا غرق کر دیا، اُس وقت دوائیاں مفت ملتی تھیں آج ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں مل رہیں، اُس وقت تعلیم مفت تھی اور آج اگر فیس لیٹ ہو جائے تو اُس پر بھی جرمانے پڑ رہے ہیں۔ آپ نے PEF جیسے ادارے کو ایسے سکینڈلز میں پھنسایا ہے کہ وہ غیر فعال ہو کر رہ گیا ہے جہاں پر عام آدمی کے بچے پڑھتے تھے۔ آپ کے وزیر تعلیم میٹنگ کرنے کو تیار نہیں۔

جناب سپیکر! رولنگ دیتے ہیں، کمیٹی بناتے ہیں لیکن وزیر تعلیم تشریف نہیں لاتے۔ یہاں پر وزیر قانون بیٹھے ہیں آپ اُن سے پوچھ لیں وہ بھی اُس کمیٹی میں تھے۔

جناب سپیکر! حکومتیں اس طرح نہیں چلتیں، آپ الزام لگا کر حکومتیں نہیں چلا سکتے۔ آپ کے main source of income دو ہیں۔ ایک divisible pool سے پیسے آتے ہیں اور ایک آپ کے صوبائی محصولات ہیں۔ اگر ہم اپنا حصہ divisible pool سے نہیں لیں گے تو کیا اُس غفلت اور اُس جرم میں ہمارے وزیر اعلیٰ شامل نہیں ہیں؟

جناب سپیکر! میں مبارکباد دیتا ہوں کہ جس دن ہمارا بجٹ پیش ہوا وزیر اعلیٰ یہاں تشریف لائے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے انہیں باہر نہیں نکالتے۔ وہ تو بالکل ہماری طرح تھے۔ اچھے خاصے چلتے پھرتے یہاں پر تشریف لائے اور آپ اندازہ لگالیں کہ کابینہ کی پچاس آدمیوں کی فوج ہے لیکن وزیر اعلیٰ اپنا حق نہیں لے سکے۔ 20-2019 میں وفاق نے ہمارا حصہ 1611۔ارب روپے دینا تھا جس میں سے ہمیں 1128۔ارب روپے ملے یعنی 483۔ارب روپے کا پنجاب کے غریب آدمی کی جیب پر ڈاکا پڑا۔ یہ پیسا ہمیں وفاق اپنی طرف سے نہیں دیتا بلکہ

یہ ہمارا اپنا پیسا ہے جو وفاق کے پاس اکٹھا ہوتا ہے لیکن وہی ہمیں خیرات کے طور پر واپس دیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وفاقی حکومت اس پیسے میں سے اپنا بھتّہ رکھ کر ہمیں واپس کرتی ہے۔ ہمارے حصے سے ہمیں 483۔ارب روپیہ کم ملا لیکن کیا اس حصے سے میرے علاقے کی محرومیاں دُور نہیں ہو سکتی تھیں؟

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت سے سوال کرتا ہوں کہ جب انہوں نے بجٹ بنایا تو کیا انہیں میرا ضلع نظر نہیں آیا اور کیا اس بجٹ میں میرے ضلع کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ رکھا گیا؟ چنیوٹ فیصل آباد روڈ جو خونی روڈ کے نام سے مشہور ہے جس پر ہزاروں گودیں اجڑ چکی ہیں جس پر ہزاروں سہاگ قربان ہو چکے ہیں اور روزانہ حادثات میں میرے لوگ مرتے ہیں لیکن اس روڈ کے لئے ایک پائی بھی نہیں رکھی گئی، آخر کیوں؟ آپ نے میرے حق پر ڈاکا ڈالا ہے، آپ میرے مجرم ہیں اور آپ کو جواب دینا پڑے گا کہ میرے پنجاب کا پیسا وفاق سے کیوں نہیں لائے؟

جناب سپیکر! اگر میرا وزیر اعلیٰ وہ پیسا لانے میں ناکام ہوا ہے تو پھر وہ میرا اور میرے حلقے کے لوگوں کا مجرم ہے۔ کیا اس سے بڑا بھی کوئی المیہ ہے کہ پچھلے بیس سال سے میرا حلقہ اپوزیشن کا ایم پی اے جیتتا ہے لیکن وہاں ایسا کوئی link road نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کی سڑکوں میں کھڈے ہیں اور ایک سڑک بھی آپ کو ایسی نہیں ملے گی جس پر عام آدمی چل سکے۔ آپ تو کہتے تھے کہ ایک پاکستان ہو گا اور سب کو انصاف ملے گا لیکن میں اب آپ سے انصاف مانگ رہا ہوں لہٰذا مجھے انصاف دو۔

جناب سپیکر! ہمارے لئے کتنے شرم کا مقام ہے کہ ہمارا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال مانگے تانگے کی بلڈنگ میں ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی اپنی کوئی بلڈنگ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ میرا واحد ضلع ہے جس میں ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے اور نہ ہی ڈی پی او کا دفتر ہے۔ دونوں افسران ضلع کونسل کی دکانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں لہٰذا یہ کتنا لمحہ فکریہ ہے۔ ہر ضلع میں ڈپٹی کمشنر اور ڈی پی او آفس بھی ہوتا ہے لیکن میرے ضلع میں ضلع کونسل کی مانگے تانگے کی دکانوں میں دیواریں بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ یہاں پر وفاق کو خوش کرنے کے لئے 483۔ارب روپے کی سخاوت کر دی گئی ہے۔ یہ وفاق کو مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کی اکائیاں مضبوط ہوں گی تو وفاق مضبوط ہو گا۔

جناب سپیکر!کل مینگل صاحب نے جو بات کی ہے اس کا مطلب ہے کہ محرومیاں بول رہی ہیں۔جب صوبوں سے ایسی آوازیں اٹھیں گی تو پھر ہمارا پرسانِ حال کون ہو گا؟

جناب سپیکر!اگر صوبائی محصولات میں دیکھیں تو295۔ارب روپے اکٹھے کرنے کے اہداف مقرر کئے گئے تھے لیکن صرف 191۔ارب کی ریکوری ہوئی اور اس میں بھی104۔ارب روپےshortfall ہے لہٰذا یہ حکومت کی نالائقی اور نااہلی ہے۔اگر آپ اپنے اہداف پورے نہیں کر سکتے تو آپ اپنی اس نالائقی کو تسلیم کریں۔

جناب سپیکر!یہ نالائقیاں ایسے نہیں چھپیں گی کہ1611۔ارب روپےdivisible pool سے لینے تھے لیکن 483۔ارب روپےshortfall لیا اور 21-2020 میں 1432۔ارب روپے کر دیا۔بجائے بہتری کی طرف جانے کے آپ تنزلی کی طرف چل پڑے ہیں اور یہی حال انہوں نے نچلی سطح پر بھی کیا ہے۔جب 295۔ارب روپے پورے نہ ہوئے تو 21-2020 کے لئے220۔ارب روپے رکھ دیئے۔یہ آخر کس کو دھوکا دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر!میں کہوں گا کہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔یہ خود تو جارہے ہیں لیکن اپنے ساتھ یہ پنجاب کو بھی ڈبو کر جائیں گے۔میرے پاس اتنے اعداد و شمار تو نہیں ہیں لیکن تھوڑے بہت آپ کی مہربانی سے بتا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر!ہمیں20-2019 میں غازی بروتھا پاور پراجیکٹ سے 22۔ارب روپے بقایا جات کی مد میں ملنے تھے اور10۔ارب روپے وہاں سے جو سالانہ آنے تھے وہ ملا کر ٹوٹل 32۔ارب روپے ہمارے پاس تھے۔اس کی5۔ارب روپےinstallments ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر!اب ان کتابوں کو دیکھیں تو21-2020 میں 5۔ارب روپے بقایا جات کی مد میں اور 5۔ارب روپے سالانہ مل رہے ہیں۔ہمارا10۔ارب روپیہ سالانہ تھا لیکن اب اس میں سے 5۔ارب روپیہ کیوں چھوڑا گیا ہے؟اب 10۔ارب روپے کو 5۔ارب بقایا جات کی مد میں اور 5۔ارب روپےcurrent میں ڈال کر ہمارا منہ بند کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!صوبوں کے ان وسائل سے حکومتِ وقت کے پیٹ میں مروڑ اٹھتے ہیں۔وزیر اعظم اکثرcatharsis کرتے رہتے ہیں اور یہ وہی مروڑ ہیں کہ صوبوں کو اُن کے وسائل کیوں مل گئے ہیں؟یہ وسائل پہلے وفاق کے پاس ہوتے تھے اس لئے جتنی مرضی کسی کو خیرات دو۔

جناب سپیکر! آج وبا کے دنوں میں سندھ والے اسی لئے چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارا اپنا حصہ ہمیں دو۔ اگر تم خود نہیں لڑ سکتے تو ہمیں لڑنے دو لیکن اُن کو بھی روکا گیا ہے۔ چونکہ پنجاب میں ان کی اپنی حکومت ہے اس لئے وہ پنجاب کے ساتھ چاہے جو مرضی کریں۔

جناب سپیکر! جب ہماری حکومت آئی تھی تب یہ austerity drive کی بات کرتے تھے لیکن اب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ آفس کے لئے 59 کروڑ روپیہ مختص کیا گیا تھا لیکن 78 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ کئے یعنی 19 کروڑ 10 لاکھ روپے ضمنی گرانٹ میں مزید لئے اور مختص کردہ رقم سے 32.4 فیصد زائد خرچ کیا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے وزیر اعلیٰ آفس کے لئے 58 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جو صرف اور صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ہیں۔ جب انہوں نے 59 کروڑ روپے رکھے تھے تب 19 کروڑ 10 لاکھ روپے ضمنی گرانٹ سے لئے اور اب دس لاکھ روپے بجٹ کم کر کے پھر بیس کروڑ لینے ہیں۔ یہ اسمبلی ممبران کے ساتھ اور پنجاب کی عوام کے ساتھ بھی فراڈ ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جلسوں میں کہنا ہے کہ ہم نے اخراجات کم کئے ہیں لیکن یہ زیادہ کر رہے ہیں کیونکہ یہ ضمنی گرانٹس لیتے ہیں۔ جب یہ حکومت آئی تھی تو ریکارڈ ہے کہ انہوں نے تین چار بجٹ ایک سال میں پیش کئے تھے۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ ان کی قابلیت ہے۔

جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کر کے اجازت چاہوں گا۔ میرے پاس ایک رپورٹ آئی ہے جس پر میں بات کروں گا۔ لاء اینڈ آرڈر ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی ملک کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر آپ کا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک نہیں ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ ملک میں ترقی ہوگی یا ملک بہتری کی طرف جائے گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک crime against person ہے اور دوسرا crime against property ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہاں murder کے 1210 کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ جو جنوری سے اپریل 2020 تک کے ہیں جن میں Murder 1210، Rape 1062، Gang rape 50، Head Assault 3911، Attemp to Murder 1759، Kidnaping 4116، Others 2722 اور Crime Against Property میں Robbery 6638، ڈکیتی 254، Theft 445، Cattle Theft

2455،Motor Vehicle Theft 8729،Motor Vehicle Snatching 1593،

Others 14943.

جناب سپیکر! اس کی back side پر بھی تفصیل ہے جو کہ کافی لمبی ہے جسے میں پڑھنے کی بجائے آپ کو ویسے ہی پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر! اب سارے صوبوں کا جس میں خیبر پختونخوا بھی ہے، اس میں اے جے کے بھی ہے، جی بی بھی ہے اور ریلویز بھی ہے کسی سے موازنہ کر لیں تو ہمارا پنجاب اس وقت الحمدللہ top پر ہے جس کی وجہ صرف bad governance ہے۔ آپ آئی جیز تبدیل کرتے جا رہے ہیں، آپ چیف سیکرٹریز تبدیل کرتے جا رہے ہیں، آپ ایس پیز اور تھانیدار تبدیل کرتے جا رہے ہیں۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ "اینہاں تبادلیاں نال اس نے ٹھیک نئیں ہونا"۔

جناب سپیکر! ایہہ کھوہ صاف کرنا پینا اے۔ کھوہ صاف کرن گے تے کم سدھا ہوئے گا۔ ایہہ تبادلیاں نال اور ایہہ لوٹے کڈن نال اس نے ٹھیک نئیں جے ہونا۔

جناب سپیکر! خدارا ساڈے کولوں 1992 دا ورلڈ کپ اوہ شیشے دا مرتبان واپس لے لو تے سانوں ساڈا پرانا پاکستان واپس کر دیو۔ اسیں اوندے وچ سکھی ساں جیندے وچ عزت سی، احترام سی، جیندے وچ رواداری سی، رکھ رکھاؤ سی۔ سانوں اوہ ساڈا ملک واپس دے دیو اور ایہہ اپنا مرتبان والا پاکستان واپس لے لو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دوں گا کہ دنیا میں اتنی بڑی pandemic آئی ہوئی ہے جو کہ پاکستان میں بھی آئی ہوئی ہے جس کا effect ہماری معیشت پر آیا ہے اور ہماری ذہنیت پر آیا ہے جو کہ نظر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! ان حالات میں اتنا business friendly اور اتنا balanced بجٹ دینا آسان کام نہیں تھا بہر حال اس مشکل exercise کو for the first time in the history of Punjab لوگوں سے اور عوام سے باقاعدہ پوچھا گیا جس کو ہم ایک inclusive بجٹ کہتے ہیں تو ان کی رائے لی گئی کہ کس شعبے میں کتنا خرچ کیا جائے۔ جو لوگوں کی رائے آئی اس

کے بعد یہ بجٹdevelop کیا گیا اور لوگوں کی جو رائے تھی، پی ٹی آئی کا جوcore slogan ہے کہhuman developmentکے اوپر پیسا لگایا جائے اور لوگوں کی رائے بھی اسی سے ملتی تھی کہeconomic revival in employment generationکے اوپر39 فیصد لگایا جائے، ایجوکیشن کے اوپر23،22 فیصد لگایا جائے، ہیلتھ کے اوپر15 سے20 فیصد لگایا جائے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی کا پنجاب حکومت کا جو اس سال کا بجٹ ہے اس کے اندر اس چیز کی بھرپور طریقے سے عکاسی ہوتی ہے۔ کیا بہتر نہیں کہ ہم لوگ اگر لفاظی سے باہر آ جائیں اور خوب صورت پنجابی اور خوب صورت سرائیکی زبان میں باتیں کرنے کی بجائے حقیقت پسند ہو جائیں۔ ہم لوگ باتیں کرتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں کام نہیں کرتیں تو میرے بھائیو! سٹینڈنگ کمیٹیوں کا جو حال آپ لوگوں نے کیا تھا وہی خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔ جب آپ زیادہ باتیں کرتے ہیں تو اپنے ماضی کو دیکھیں۔ ہم لوگ عبرت کا نشان بنتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور خدا نہ کرے، خدا نہ کرے کہ آپ لوگوں کی ان باتوں میں، ان جھگڑوں میں اور ان مفروضوں میں ہم لوگ بہت آگے تک چلے جائیں۔

جناب سپیکر! اس حکومت کی جوausterity drives تھیں جس کے بارے میں بات کی گئی اور ہم حیران ہوتے ہیں کہ باتیں اتنی خوبصورتی سے کرتے ہیں لیکن جوausterity drivesاس حکومت نے کی اسی کی وجہ سے جب یہ کورونا کاpandemicپاکستان میںhitہوا تو½8۔ارب روپے حکومت پنجاب نے اس کے اندرcontributeکیاtowards a largest ever relief package given in the history of Pakistan by any Governmentیہ ایک کمال کا کام ہوا ہے لیکن جب مخالفت برائے مخالفت ہوتی ہے تو 1240۔ارب روپے کاrelief package نظر نہیں آتا کہ ہمselective blindہو جاتے ہیں اور ہم اندھے ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم نے نہیں کیا کسی اور نے کر دیا لیکن کوئی بات نہیں۔ وہ نظر نہیں آیا کہ آج ہم لوگ اس ہوٹل میں بیٹھ کر کیوں اسمبلی کا بجٹ سیشن کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ 10 سال سے اس بلڈنگ کاgrey structure کھڑا ہوا تھا اور ہمیں توفیق نہیں ہوئی کہ اس وقت اس پر ایک دو ارب روپے اور لگا لیتے تو آج اس کے اوپر جوextraپیسا لگ رہا ہے اورinflationکی وجہ سے یا پرائس اوپر جانے کی وجہ سے جو

اضافی پیسا لگے گا اس کا ذمہ دار کون ہے اس لئے کہ مجھے پروا نہیں ہے کیونکہ میری جیب سے نہیں جا رہا ہے۔ وہ سوچ یہ تھی کہ غریب کا جو ٹیکس ہے جس غریب کے لئے اتنا رو پیٹ رہے ہیں وہی غریب چار سے چھ ارب روپے extra دے گا لیکن چونکہ میری جیب سے نہیں جا رہا تھا، میرا business effect نہیں ہو رہا تھا تو کوئی پروا نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! کل معزز قائد حزب اختلاف نے کہا کہ کھلے آسمان کے نیچے بیڈ تھے تو موصوف جب آپ کی حکومت تھی تو آپ نے کتنے ہسپتال بنائے اور آپ لوگوں نے ہسپتالوں کی کہاں اپ گریڈیشن کی؟ پی کے ایل آئی بنایا تو no doubt کہ بہت اچھا ایک انسٹیٹیوشن ہے لیکن ہم وہ لوگ ہیں کہ جہاں پر آپ نے اچھے کام کئے ہیں ہم فراخدلی سے ان کو accept کرتے ہیں مگر جہاں پر کام نہیں کیا وہاں پر گند کیا ہے اسے تو کم از کم accept کر لیں۔ وہ 100۔ارب روپے بنک اکاؤنٹس میں چھوڑ کر گئے لیکن آپ ہمیں 2500۔ارب روپے کا خسارہ دے کر گئے جس کا خمیازہ ہمیں بھی بھگتنا پڑے گا اور آپ کو بھی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے loans لئے تو بالکل لئے ہیں اور وہ loans کس لئے ہیں اس کی حقیقت ذرا کھولیں ناں۔

جناب سپیکر! یہ آپ لوگ جو وعدے وعید اپنے بڑوں یعنی آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے ساتھ کر کے آئے تھے تو ان کی جو installments اور interest ہے اسے pay کرنے کے لئے لے رہے ہیں۔ آپ لوگ جو اتنی باتیں کرتے ہیں کہ ہمارے پاس figures ہیں اور statistics ہیں تو وہ نکالیں اور ان statistics کے اوپر بیٹھ کر کبھی ایک debate کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس اگر fiscal space نہیں ہے تو یہ آپ لوگوں کی مہربانی تھی اور آپ لوگوں کی حکومت کی مہربانی تھی جبکہ اوگرا رو رہا تھا، پیٹ رہا تھا کہ گیس کے نرخ بڑھائیں لیکن آپ نے کہا کہ تین سال چھوڑ دیں اور اگلی حکومت جو آئے گی وہ دیکھے گی تو بڑے افسوس کی بات ہے اور ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ عوام کو face کر سکیں۔ ابھی باتیں کرنے میں تو سارے بڑے تیز ہیں اور نہ تیتر نہ بٹیر، آپ لوگ اس طریقے سے حرکتیں کرتے ہیں کہ بھئی لاک ڈاؤن کر دو۔ حکومت لاک ڈاؤن کی طرف جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں جی economy problem میں ہے۔

جناب سپیکر! بھئی !اپنیopinionsکا کھل کر اظہار کرو اور مرد میدان بنو، اپنی پبلک کو faceکرو۔ وہ جرأت اگر نہیں رکھتے تو پھر اپنا منہ بند کر لیں۔

جناب سپیکر! ضمنی گرانٹ کی بات کی گئی کہ 61 بلین روپے کی ضمنی گرانٹ مانگی گئی جسے regretکیا گیا اور اس حکومت نے 61 بلین روپے کی ضمنی گرانٹ کوregretکیا۔ ڈیڑھ ارب روپے بچایا گیاwith better administrative fiscal belt-tighteningاس میں ڈیڑھ ارب روپے بچایا گیا۔ ہم لوگ شاہانہ اخراجات کی طرف نہیں گئے، ہم لوگوں نے وزیراعلیٰ کے ذاتی گھر کے آس پاس حکومت کے پیسے سے،taxpayerکے پیسے سے دیواریں بنائیں، وہاں پر ہم لوگوں نے سکیورٹیequipmentلگایا اور نہ ہی ہم نے کبھی 6 سے 9 ہزار بندہ ایلیٹ فورس کا وہاں پر لگایا۔ ہم لوگوں کے آکر پہلے حالات دیکھ لیں اور پھر بات کریں۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ یہ لوگ ڈالر کی بات کرتے ہیں تو جس ملک کے اندرimports 54۔ ارب روپے کی ہو رہی ہوں،exports 20 سے 23۔ ارب روپے کی ہو رہی ہوں اور اتنا بڑاdeficitہو جہاں پر مارکیٹ میں ڈالر کی ڈیمانڈ ہو، ان لوگوں نے اپنے foreign exchange reservesکو مارکیٹ میں ڈال کرartificiallyاس ڈالر کو کنٹرول کیا جس کاeffectانہوں نے تو نہیں بھگتنا بلکہ وہ تو ہم بھگت رہے ہیں۔ جب ڈالر 155 اور 160 کا ہوا تو اس کاobviously inflationکاeffectآئے گا جو کہ ہم دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! 12 فیصدinflationکی بات کرتے ہیں وہ بالکل صحیح ہے جو کہ نہیں ہونا چاہئے تھا لیکنThen it takes a timeایک زخم ہو جائے تو اس کوhealکرنے میں timeلگتا ہے اور اگر آپ لوگtimeدینے کے لئے تیار نہیں ہیں تو بالکل باتیں کریں لیکن انشاءاللہ تعالیٰ پانچ سال کے بعد ہم آپ کو اس کا جواب بھی بہت خوبصورتی سے دیں گے۔

جناب سپیکر! قرضہ لے کرirresponsibleشاہانہ حرکتیں کریں، کھانے پی آئی اے کی فلائٹ سے منگوائے جائیں، فیملی کو نیویارک لے کر جایا جائے اور ان کو بہترین ہوٹلوں میں ٹھہرایا جائے یہ کام ہم لوگوں نے نہیں کئے یہ کام اِن لوگوں نے کئے ہیں۔ ان لوگوں نے ہمارے لئے یہ کس قسم کاprecedent setکیا تھا، یہ عوام کو کس قسم کےprecedentsدکھا رہے تھے؟

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کی یہاں پر اپنے ایم پی ایز کے ساتھ جس قسم کی حرکتیں تھیں وہ ساری ہم نے دیکھی ہوئی ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی باتیں نہیں تھیں۔ آپ کے اپنے ایم پی ایز اگر چُپ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ میرے بھائی سارا کچھ بھگت چکے ہیں۔ آج یہ لوگ ہمیں باتیں کرتے ہیں کہ یہ حکومت کیا کر رہی ہے تو اس بجٹ میں ہماری ترجیحات لوگوں کی opinions کا response دینا ہے اور وہ ہم دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جو حکمت عملی ہم نے experts کے ساتھ بیٹھ کر طے کی ہیں وہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ Economic Revival and Employment Generation کی طرف ہم نے ایک بھرپور پروگرام مرتب کیا ہے جو rural areas کے لئے ہے تاکہ population کی بڑے شہروں کی طرف migration نہ ہو اس کے لئے micro, small, medium size Industries کو encourage کیا جا رہا ہے۔ with guaranteed Capital. وہ loans ان کو ملیں گے اور ان کو tex relief ملے گا۔ وہاں پر labour intensive کام ہو گا تاکہ لوگ اپنے دیہاتوں میں بیٹھ کر کام کریں۔ وہ لاہور، کراچی، پشاور اور راولپنڈی کی طرف نہ جائیں۔ یہ چیزیں چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن اگر انہیں نظر نہ آئیں تو یہ ایک الگ بات ہے۔ ان کے اثرات بہت دیرپا ہیں کہ ان لوگوں کی بڑے شہروں کی طرف migration نہیں ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! COVID-19 کی بات کرتے ہیں تو یہ ایک pandemic ہے۔ یہاں جس جس نے بات کی ہے میں حلفاً کہتا ہوں کہ ان کو بھی اس کے بارے میں پتا نہیں ہے۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر تین بندوں سے باتیں کر لینے سے اور بہت بڑے سردار بن لینے سے یہ باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ باتیں تب ہوتی ہیں جب آپ practically کام کریں، آپ کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے اور اس کا ایک گھنٹے کے اندر response چاہئے ہوتا ہے۔ جو responses اِن کے تھے وہ ہم نے دیکھے ہیں۔ جیسے شوگر ملیں سنٹرل پنجاب سے جنوبی پنجاب میں شفٹ کیں اُس وقت ہماری حکومت نہیں تھی۔ جس کی حکومت تھی، جس جس کو فائدہ ہوا ذرا وہ کھڑے ہو کر نر بنیں اور ہمارے ساتھ بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اِن لوگوں نے کاٹن کا بیڑا غرق کیا۔ ہمارا ملک exporting تھا اور اب یہ importing بن چکا ہے۔ یہ کس نے بیڑا غرق کیا؟ یہ پیپلز پارٹی نے کیا، مسلم لیگ (ن) نے کیا اور ان کے لیڈران نے کیا۔ جو چور تھے اور چور ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اب یہ بچتے ہیں اور چھپتے ہیں۔ اس حکومت نے 43۔ ارب روپیہ COVID-19 کے لئے رکھا جس میں سے 18۔ ارب روپیہ direct businesses کو ٹیکس ریلیف دیا گیا۔ 25۔ ارب روپیہ دونوں ہیلتھ منسٹریز، PDMA اور محکمہ زکوٰۃ کو دیا گیا۔ مرکزی حکومت نے 144۔ ارب روپیہ دیا جس سے پنجاب میں 44 لاکھ خاندان کو 12 ہزار روپیہ ماہانہ ملا۔ اس میں ½ 8۔ ارب روپیہ حکومت نے ڈالا اور وہ 54 بلین روپے پنجاب کے لوگوں کو ملے۔

جناب سپیکر!مجھے افسوس ہوتا ہے کہ یہ باتیں کرتے ہیں، ان لوگوں نے human development کی طرف تو دیکھا ہی نہیں۔ انہوں نے صرف grey انفراسٹرکچر کی طرف دیکھا جہاں سے کمیشن آتی تھی۔ جو کچھ نندی پور میں ہو رہا ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں اور ساہیوال میں کول پاور پراجیکٹ کی پروڈکشن cost کو بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ باتیں کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے بہت کچھ کر دیا اور 12 ہزار میگاواٹ بجلی بنا دی۔

جناب سپیکر!میری بجلی کی expertise ہے ہمیں اضافی بجلی بنانے کی ضرورت نہیں تھی، ہمیں صرف transmission losses کم کرنے اور نئی transmission lines کی ضرورت تھی لیکن وہاں سے کمیشن نہیں ملتا تھا اور جو نئے پاور ہاؤسز تھے ان میں سے ملتا تھا۔

جناب سپیکر!ہم لوگوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ ان لوگوں نے صرف یہ چیزیں دیکھی ہیں کہ کہاں سے ہماری ذاتی جیبوں کو زیادہ فائدہ ہو گا۔ ابھی پنجاب میں کورونا pandemic آیا، پنجاب کے ہسپتالوں میں 36 ہزار بستر موجود تھے۔

جناب سپیکر!بدقسمتی یہ ہے کہ لاہور میں ہماری ہیلتھ سروسز overwhelm ہو چکی ہے لیکن ان ڈاکٹروں، ہیلتھ کیئر ورکرز کو encourage کرنے کے لئے محکمہ صحت نے ہر ماہ ایک اضافی تنخواہ دینے کا اعلان کیا تھا اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ Be thankful to our Chief Minister for that ہمارا جو بھی front line worker شہید ہو گا اس کو 40 لاکھ سے لے کر 80 لاکھ روپے تک کا شہداء فنڈ میں سے معاوضہ دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک ہماری testing capability کی بات ہے تو جیسے دنیا میں testing capability ہے ویسی ہی ہمارے پاس ہے۔ جس کے معاشی حالات بہت اچھے ہیں وہ ڈیڑھ ملین کا بھی ہر روز ٹیسٹ کر رہے ہیں اور جن کے معاشی حالات اچھے نہیں ہیں وہ ایک ٹیسٹ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ ہم لوگ پنجاب میں اللہ کے فضل و کرم سے ہر روز تقریباً 20 ہزار ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ ہماری اپوزیشن کے معزز ممبر نے بالکل صحیح بات کہی کہ ابھی تک یہ ٹیسٹ 1/4th بھی نہیں ہیں۔ بالکل ہم herd immunity کے لحاظ سے اپنی peak پر نہیں پہنچے لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہ پارٹنرشپ عوام اور حکومت کی آپس میں مل کر ہوتی ہے We have to act like responsible people اگر ہم responsible بن کر نہیں چلیں گے تو ہم اس بیماری کو اپنے گھر میں خود دعوت دیں گے۔

جناب سپیکر! اگر حکومت یہ دیکھے کہ economy کو بھی چلانا ہے، COVID-19 کے ساتھ fight بھی کرنی ہے اور شہروں کی systematic opening بھی کرنی ہے تو اس میں we have to be more responsible ہر وقت حکومت responsible نہیں ہو سکتی عوام کو بھی responsible ہونا ضروری ہے۔ ہم لوگ یہاں بیٹھ کر بڑی خوبصورتی سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ اس حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا، اس حکومت نے پنجاب کا بیڑا غرق کر دیا اور وفاق کا بیڑا غرق کر دیا۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ پہلا وزیراعظم ہے جس کے بارے میں دنیا کا کوئی لیڈر یہ نہیں کہتا کہ اس کے اندر کرپشن کا کوئی عنصر موجود ہے۔ اگر foreign investors کا وزیراعظم پر بہت زیادہ confidence ہے تو وہ ان کے character کی وجہ سے ہے۔ یہ نہیں ہے کہ بڑا بھائی بیٹھا ہو اور چھوٹے بھائی کے ساتھ کمیشن کی deal ہو رہی ہو، بیگم بیٹھی ہو تو خاوند کے ساتھ ہو رہی ہو۔ وہ باتیں اب ختم ہو گئی ہیں وہ ہر کسی کو بری لگتی تھیں اب pockets کے اندر پیسا آنا بند ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے اس بجٹ کے اندر لوگوں کو ٹیکس ریلیف دیا ہے۔

Mr Speaker! Reduction in Expenditures Fiscal Belt Tightening, Social Protection Programmes and Programme for promoting socially under privileged class

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ جو پہلے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں ہوتا تھا اس کا ہم لوگوں نے تماشا دیکھا ہے۔ ہم لوگوں نے 18۔ ارب روپے ان کی کرپشن کو پکڑ کر بچائی ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ deserving لوگوں کی طرف divert ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Human Capital Development جو ان کی سوچ بھی نہیں تھی۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب میں ایک innovative financing کا طریقہ ہے جس کے اندر 165۔ ارب روپے کے projects identify ہو چکے ہیں اور other 250 billion rupees کے projects are under the process ہیں جو identify ہوں گے۔ Foreign Investors تیار ہیں ہماری بدقسمتی ہے کہ یہ pandemic آ گیا۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے as a sitting member of the government یہ درخواست ہو گی کہ ہم لوگ رولز کو جتنا easy بنا سکیں بنائیں اور ہم بیوروکریسی کو کم discretion دیں تاکہ کوئی بندہ اپنی palms کو grease کرنے کے لئے رشوت نہ مانگے تاکہ foreign investors discourage نہ ہوں۔ اگر وہ foreign investors آ گئے تو بعد میں جو بھی حکومت آئے گی، آج سے 30 سال بعد بھی جو حکومت آئے گی وہ دعا دے گی کہ خدا کا شکر ہے یہاں کوئی انوسٹمنٹ آئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر 106۔ ارب روپیہ رکھا گیا جس کو ہم کورونا effect کہتے ہیں جس میں 56 بلین صرف businesses کو ریلیف دینے کے لئے رکھے گئے اور 50۔ ارب روپے direct کورونا سے fight کرنے کے لئے رکھے گئے۔ اب ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کو responsible ہونا ہے۔ ان کے ٹیکس کو 16 فیصد زیرو ریٹ کر دیا گیا تاکہ وہ غریبوں کا علاج کم خرچ میں کریں۔

جناب سپیکر! اب ہسپتال اور ڈاکٹروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کس طریقے سے غریبوں کو ریلیف دیتے ہیں۔ ٹیکس ریلیف دیتے ہوئے بیس قسم کی سروسز کو 16 فیصد سے 5 فیصد تک لایا گیا ہے۔ ریستوران، بیوٹی پارلرز اور دوسرے entertainment sectors کو دوبارہ ریلیف دیا گیا ہے۔ جو شخص cash pay کرے گا اس کو 16 فیصد چارج ہو گا، جو debit card یا credit card سے pay کرے گا وہ 5 فیصد ٹیکس دے گا۔ ہماری حکومت عوام کو سکھا رہی ہے۔

جناب سپیکر! With tax and incentives کہ خدا کا واسطہ ہے کہ cash pay کرنا بند کرو اور جو پیسے آپ دے رہے ہو اس کو in document کرو تاکہ tax collection بڑھ سکے،، تاکہ چور بازاری ختم ہو، تاکہ دو نمبر کا پیسا کہیں اور نہ جائے وہ white ہو کر آئے کیونکہ آپ document کے ذریعے pay کر رہے ہو اس لئے وہ economy کے لئے مددگار ہو۔ اگر ہم نے black economy کو صحیح طرح سے tap کر لیا تو آپ کی economy اس سے دُگنی پڑی ہوئی ہے اور وہ ہم لوگوں نے نہیں کی بلکہ ہم سے پہلے جتنی حکومتیں تھیں یہ ساری ان کی مہربانی ہے۔ اگر ان لوگوں نے اس وقت تھوڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہوتا۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم لوگ آج بہت خوشحال ہوتے اور شاید ان کے خلاف بھی اتنی باتیں نہ ہوتیں جو ہم آج کر رہے ہیں۔ حکومت لوگوں میں awareness create کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے چاہے وہ tax collection ہو، چاہے payments ہوں، چاہے خریداری ہو، چاہے COVID-19 ہو، چاہے کہیں کرپشن ہو رہی ہے اس کو وزیراعظم کے complaint cell یا وزیراعلیٰ کے complaints cell میں باقاعدہ رجسٹرڈ کروایا جائے۔ وہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ عوام aware ہو کہ ان کے کیا حقوق ہیں؟ یہ نہیں ہے کہ ایک دن رات کو خواب آیا، سنگاپور چلے گئے، کھانا پیچھے بھول گئے اور پی آئی اے کی فلائٹ سری پائے لے کر آ رہی ہے وہ باتیں اب ختم ہوں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ begging bowl تب ٹوٹ سکتا ہے، یہ کشکول تب ٹوٹ سکتا ہے جب ہم لوگ tax collection کی طرف صحیح چلے جائیں۔

جناب سپیکر! اللہ کے فضل و کرم سے ہماری سمت صحیح ہے لیکن اللہ کی طرف سے ہم پر امتحان ضرور ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تکلیف میں اگر آپ اللہ سے دور ہٹیں گے تو یہ سزا ہو گی۔ اگر اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو یہ امتحان ہے ہم اس کو امتحان سمجھ کر قبول

کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس سے fight کریں گے۔ ہم لوگ stamp duty میں پانچ فیصد سے ایک فیصد تک کمی لائے تا کہ construction industry revive کر سکے۔

جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس، اب جن لوگوں کے پراپرٹی ٹیکس 30۔ ستمبر تک جمع ہوتے ہیں ان کو ریلیف دیا گیا کہ دس فیصد کی بجائے پانچ فیصد جمع کرائیں اور 30۔ ستمبر تک اس کو clear کریں۔ Entertainment tax 20 percent سے پانچ فیصد تک reduce کیا تا کہ سروس انڈسٹری pick up کر سکے۔ آپ کو 20 فیصد کا rebate دیا جا رہا ہے کہ اگر کار کا ٹوکن یکمشت pay کر دیں تو 20 فیصد rebate ہے اگر پنجاب E-pay کے through pay کرتے ہیں تو آپ کو پانچ فیصد مزید rebate ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو inventive ہیں۔ شاید ان لوگوں نے سوچا نہیں اور شاید ان کو دھچکا لگ رہا ہے کہ ہو کیا رہا ہے؟ بے شک ہم لوگ ایک بہت برے سخت economic as well as اس pandemic کی وجہ سے ان حالات سے گزر رہے ہیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ہم لوگ کہیں بھی اپنے resolve میں کمی نہیں پاتے ہیں۔ ہم نے اپنے وزیر اعلیٰ کو یہاں پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور بجٹ کی جو distribution اور allocation ہونی چاہیے؟ ہم نے فیڈرل میں دیکھا ہے، میں نے کم از کم چار different forum پر ٹریڈرز اور بزنس کمیونٹی کے ساتھ بیٹھ کر بات کی۔

Mr Speaker! This is under the present circumstances a very balanced budget. It's a good budget. And if they are saying this, I don't know

جناب سپیکر! آج تک یہ لوگ کون سے تاجر رہے ہیں، شاید بجلی کا بل pay نہیں کرتے تھے، گیس کا بل pay نہیں کرتے تھے، شاید ریلوے کے track مفت میں آتے تھے تو obviously وہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل ان کی ایک بڑی خوبصورت بات سنی، ہمارے قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ قدرت کا انتقام واقعی بھیانک ہوتا ہے اور بالکل ہوتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر غلط کیا ہو تو اللہ پاک ہم لوگوں کو بار بار امتحان میں ڈالے اور اگر غلط نہ کیا ہو تو اس کی فکر بھی

نہیں کرنی چاہئے۔ یہ شعر تب یاد آتے ہیں کہ جب بندے کے اپنے اوپر جو گزر رہی ہے وہ نظر آ رہا ہو۔ وہ بھیانک بالکل ہوتا ہے۔ پنجاب زندہ باد پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل جناب محمد بشارت راجہ نے، I have really lot of respect for him, he is very senior seasoned and sober person اور انہوں نے درست کہا جو باتیں کیں مگر اس کے بعد ان کے ایک منسٹر صاحب اٹھے اور جس طرح سے انہوں نے ان کی باتوں کی دھجیاں بکھیریں۔ میں تو اس پر کچھ نہیں کہنا چاہتا اور صرف اتنا کہوں گا کہ:

کم ظرف لوگ جب وقار پاتے ہیں
اپنی حیثیت بھول جاتے ہیں
اور کتنے کم ظرف ہیں یہ غبارے
چند پھونکوں سے پھول جاتے ہیں

Mr Speaker! According to the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973.

جناب سپیکر! میں یہاں پر religious minorities کو سب سے پہلے represent کر رہا ہوں۔ Because according to the constitution we have eight seats since 1973 جن کو بڑھانے کی ضرورت ہے اور آج تک نہیں بڑھائی گئیں۔ باقی سب کی آبادی بڑھ گئی لیکن minorities آبادی شاید نہیں بڑھ رہی۔

جناب سپیکر! میں آج کچھ سوالات اس ایوان میں رکھ کر جانا چاہتا ہوں۔ 23۔ جولائی 1947 اسی پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا اور جہاں پر آپ تشریف فرما ہیں یہاں پر ہمارے دیوان بہادر ایس پی سنگھا He was the first Christian speaker who was sitting. اس ایوان کے 177 ووٹ تھے۔۔۔(قطع کلامیاں)

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: سید یاور عباس بخاری! آپ کی باری ختم ہو گئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ پلیز! آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 177ووٹ تھے، جناب محمد بشارت راجہ، رانا محمد اقبال خان، چودھری اقبال، میری بہن محترمہ صبا صادق اور senior and seasoned parliamentarian جناب سمیع اللہ خان سارے اس بات کو جانتے ہیں کہ پانچ ووٹ ایسے تھے، آج جو پاکستان کا نعرہ لگاتے ہیں، انہوں نے بھی پاکستان کے مخالف ووٹ دیئے تھے، یہ سچائی ہے اور برہنہ سچائی ہے۔ آپ partition of Punjab پڑھ لیں اور ان پانچ ووٹوں نے جو minorities کے ووٹ تھے جن میں سکھ بھی تھے ہندو بھی تھا اور کرسچن بھی تھے ان سب نے قائداعظم محمد علی جناحؒ جو کہ charismatic leader تھے اور ہیں۔ جب پنجاب کی partition ہوئی تو ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ پھر casting vote آیا تو قابل احترام قائداعظم محمد علی جناحؒ سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھا کے کمرے میں اُٹھ کر گئے، اسی پنجاب اسمبلی میں اور جناب محترم قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا کہ میرے پاس کتاب ہے کہ ہم نے انڈیا میں رہ کر اقلیتوں کا کرب دیکھا ہے اس لئے آپ ہمیں ووٹ دیں جو آج کل انڈیا میں بھی ہمارے مسلم بھائیوں کے ساتھ، ہمارے کرسچن بھائیوں کے ساتھ اور دیگر minorities کے ساتھ مودی ظلم کر رہا ہے اس کی جتنی بھی نا صرف مذمت بلکہ مرمت بلکہ جوتوں کی حد تک جانا چاہئے جو کہ وہ minorities سے کر رہا ہے۔ دیوان بہادر ایس پی سنگھا نے قائداعظم کے کہنے پر ووٹ دیا اور وہ قرارداد جو تھی partition of Punjab کی آج جہاں پر ہم بیٹھے ہیں، بہت سارے اور ڈسٹرکٹ وہ پاکستان کا حصہ بنے اور انڈیا کا حصہ نہیں بنے۔ I have the hole list پھر جسٹس اے آر کارنیلس، چیف جسٹس آف پاکستان، جسٹس رانا بھگوان داس، چیف جسٹس آف پاکستان، جناب سیسل چودھری گروپ کیپٹن آف ائیر فورس چھ طیارے دشمن کے مار کے ان کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں اور پاکستان سرزمین پر اپنا طیارہ اتار کر اپنی مٹی اور پاکستان کی مٹی کو چوما، مگر انتہائی احترام اور ادب کے

ساتھ وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ چلے گئے ہیں لیکن سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں کہ ہمارے ساتھ pensioners والا سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کو اتنی انکم دی جاتی ہے کہ وہ زندہ رہ سکیں اور نہ ہی وہ مر سکیں جو کہ انہوں نے سب کی پنشن بھی بند کر دی ہے اور تنخواہیں بھی نہیں بڑھائیں۔ ہمارے لئے اس بجٹ میں کیا رکھا ہے حالانکہ وہ ہمیں نہیں ملنا، minorities کی سکیمیں ہوتی ہیں 50 کروڑ روپیہ، مجھے یاد ہے کہ سیکرٹری صاحب اس وقت He was with the Chief Minister Mian Muhammad Shahbaz Sharif sahib تو جب وہ ہمارا آخری بجٹ تھا تو ایک ارب 60 کروڑ روپے minorities کی schemes کے لئے دیا تھا اور ایک

Special package of Chief Minister for the religious minorities for their churches, for their mosques, for their temples and for others. Because the last speech of the Quaid -e- Azam said that you are free to go to your mosques, you are free to go to your churches and you are free to go to your temples. State has no concern with it and in the eye of state you are all equal citizens

جناب سپیکر! پچاس کروڑ روپیہ؟ اس سے تو بہتر تھا کہ یہ بھی نہ دیتے کوئی بات نہیں، پہلے بھی تو گزارا کر رہے ہیں اب بھی کر لیتے۔ یہ وہ بجٹ ہے جو انہوں نے ہم minorities کے لئے رکھا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی بات ہو رہی تھی آج کل مخلوط الیکشن ہیں، آپ کے ضلع میں چونکہ minorities کے کم لوگ ہیں لیکن وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ، میرے اور رانا محمد اقبال خان کے یا دوسرے جتنے معزز ممبران ہیں ان کے حلقے میں 20 ہزار سے بھی زائد even جہاں پر میرا گاؤں ہے چک نمبر 424 منٹگمری والا 8347 ووٹ ہیں اور پورا گاؤں Christian village ہے چونکہ مخلوط الیکشن ہیں تو جو بھی ہمارا مسلم بھائی یا بہن الیکشن لڑتے ہیں we exercise our vote in favor of them یہ ہر جگہ پر ہے اور بہت سارے ایسے حلقے ہیں۔ ہم نے ایک study کروائی ہے جس سے وہ سیٹیں جیتی جاتی ہیں مگر حد دیکھ لیں کہ پنجاب کی total population کی اڑھائی فیصد ہماری آبادی ہے اور پچاس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں مجھے بہت دُکھ لگا پہلی دفعہ لگا، حالانکہ ہم ذمی ہیں اور نہ ہی مفتوح ہیں۔ ہمیں کسی نے فتح نہیں کیا۔ We are

ہمhere before the creation of Pakistan and we will remain faithful
صرف اہل وطن نہیں، ہم بازوئے وطن ہیں مگر مجھے دُکھ لگا، مجھے نہیں سمجھ آئی کہwhat is the
mysterious mysteryپر سرار راز کیا ہے؟ یہ جو گورنمنٹ ہے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا مگر کچھ بچے سوال کر رہے تھے ادویات چور، گندم چور، ماسک چور، چندہ چور، چینی چور، ووٹ چور، خیرات چور اگر ان سب کو ملا کر کون سی پارٹی بنتی ہے تو سارے سمجھتے ہیں کون سی پارٹی بنتی ہے۔ وہ تحریک انصاف ہے، میں سوچ رہا تھا کہ دوسری سائڈ سے صحیح جواب دیں گے ان کا جواب غلط ہے لیکن طارق عزیز کو اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ دے اگر وہ آج ہوتے تو وہ بھی آپ کو غلط ہی کہتے آپ کو وہ چھڑی دے دینی چاہئے جس کو اندھالے کر آیا تھا۔

جناب سپیکر!وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی توجہ چاہئے۔We have 54 اورIslamic countries majority of the countries they have the constitution and law just like Malaysia and other countries کے بچے کا مذہب اٹھارہ سال تک وہی ہو گا جو اس کے ماں باپ کا مذہب ہے لیکن یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر!میں کہنا نہیں چاہتا تھا کہ:

میں تو اس واسطے چُپ ہوں کہ تماشا نہ بنے
اور تو سمجھتا ہے مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں

جناب سپیکر !12 سال کی بچی، 13 سال کی بچی ابھی recently پچھلے ہفتے ماریہ شہباز فیصل آباد کی لڑکی ہے تھانہ مدینہ ٹاؤن ہے تو وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ ہم سب نے ایک لاء بنایا تھا کہ کس عمر کی بچی کی شادی ہو گی اور ہمارے Christianity میں puberty کا لاء نہیں ہے اس لئے میری آپ سے خصوصی گزارش ہو گی کہ ایسے لوگ جو چند پیسے دے کر نکاح کار جسٹر لے لیتے ہیں ان کے لئے کوئی سخت ترین اقدام کیا جائے، ہم سب کے لئے internationally چونکہ میں United Nation میں جاتا ہوں sub-commission, commission, human rights council, SCO, House of Law اور جو different Universities میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ! ہم وہاں پر کہتے ہیں these are not the state

sponsored crimesبات بھی درست ہے لیکن کسی ایکindividual actionسے بدنام ہم سب ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری آپ سےhumble submissionہے کہ اس کو روکیں، رحیم یار خان، بہاولپور میں ہندو بچیوں کے ساتھ ابھیrecentlyمیں وہاں پر تھا ایک کیس لڑ کر آیا ہوں اور پنجاب میں جو ہمارے بچے اور بچیاں ہیں جس طرح میں نے ماریہ شہباز کا نام لیا اُس کے ساتھ ابھیrecently she is a single parent childاور جس طرح سے اُس کوkidnap کیا اور جو کچھ ہوا جب ہم وہاں جاتے ہیں تو پتا چلتا ہے تو پھر ہمیں اس حوالے سے ساری situationمیں علماء کرام کوonboardلینا چاہئے کہ وہ بتائیں اور یہ رجسٹر جس طرح سے بھی جاری ہوتا ہے کہ کیا اگر اٹھارہ سال سے کم عمر بچے کا ووٹ نہیں بن سکتا، اُس کا شناختی کارڈ نہیں بن سکتا، جس طرح باقی ممالک میں اٹھارہ سال سے کم عمر کا بچہ قسمت پُڑی تک نہیں خرید سکتا، قسمت پُڑی وہ جس سے انعام نکلتا ہے وہ نہیں خرید سکتا اور یہاں پر شادی کر دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر!لاء کہتا ہے کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کسی بچے کا کوئیcontactہی نہیں ہو سکتا تو میری وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سےhumble submissionہوگی کہ آپ اس پر ضرور نوٹس لیجئے گا۔

جناب سپیکر!میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا کہ جس سے میں کسی اور کو موقع دوں کہ وہ ہمارے پاکستان، میرے ملک کے خلاف لب کشائی کرے لیکن چونکہ روزانہWatch Dog میں،Amnestyمیں،even today these are reports of US but we are Pakistani we don't want to see such kinds of thingsہمیں پاکستانی بن کر یہاں پر اپنے حالات کو ٹھیک کرنا ہوگا تاکہ کسی کو موقع نہ ملے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک ایک کتاب میں لکھے کہ شراب حرام ہے اور دوسری میں لکھ دے کہ حلال ہے یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر!معزز ممبر جناب محمد معاویہ نے بہت خوبصورت بات کی، یہ جو ہمارے لوگ کہتے ہیں میں آجopenکرنا چاہتا ہوں کہ بائبل مقدس میں کسی جگہ پر یہ بات نہیں لکھی کہ minoritiesکے لئے شراب جائز ہے یہ غلط بات کہی جاتی ہے، یہ کس طرح کی ریاست مدینہ چاہتے ہیں؟ ابھیrecently with due apologyآپ کے صوبے کے سربراہ نے پیر گھسے

شاہ جو فوت ہو چکے ہیں اُن کے بیٹے کو شراب کا لائسنس جاری کر دیا، اُن کا ائرپورٹ کے باہر ہوٹل ہے، ڈی ایچ اے ملتان میں شراب کا لائسنس جاری کر دیا-what is this? Is it Riyasat-e-Madina? ایسے ترقی کریں گے؟ ایسے وباؤ کو قابو کریں گے نہیں:۔

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازمی تکمیل تمنا کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

جناب سپیکر! پاکستان میں ایجوکیشن اور ہیلتھ کا جو profession تھا اس میں ہماری کمیونٹی نے بہت خدمت کی ہے لیکن ہمارے لئے صلہ کیا ہے؟ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان اگر وہ نہ ہوتے تو شاید میں کسی ہندو وکیل کا منشی بھی نہ ہوتا اگر میں پاکستان میں نہ ہوتا لیکن جب انہوں نے پاکستان بنایا تھا۔

جناب سپیکر! ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ he was the student of a Christian institution لیکن ہمارے ساتھ کیا ہوا؟ اس حد تک ہم اخلاقی پستی میں چلے گئے، شکر ہے ہماری ہیلتھ منسٹر محترمہ یاسمین راشد موجود نہیں ہیں اگر ہوتی بھی تو کوئی اثر نہیں ہونا تھا۔

جناب سپیکر! میں فیصل آباد کی بات کر رہا ہوں 1250 لوگوں کو کام سے نکال دیا گیا حالانکہ سپریم کورٹ کی طرف سے judgment آئی ہے کہ یہ جو disease آئی ہے اس کے دوران کسی کو کام سے نہیں نکالا جائے گا، اُن میں سے 471 ہمارے مسلم بھائی ہیں کیونکہ جاب نہیں ملتی they are also doing work and also joining to the work خیر اُن کو ہم نے دوبارہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے منت کر کے، گزارش کر کے ہر طریقے سے بحال کروا لیا ہے۔ وہ سارا دن سڑکوں پر ہوتے ہیں including the 471 جو ہمارے فیصل آباد کے مسلم بھائی ہیں اور باقی پنجاب میں بھی سب سے زیادہ وہ کام کر رہے ہیں۔ صفائی نصف ایمان ہے اور اُن کو ماسک دیئے جا رہے ہیں اور نہ ہی ان کو sanitizer دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر دیکھ رہا تھا کہ جو معزز ممبر بھی speech کر رہا ہے تین چار دفعہ یہ مصالحہ سا لگاتا ہے پتا نہیں اس کا کوئی فائدہ ہے بھی یا نہیں لیکن اُن کے لئے کچھ نہیں۔

جناب سپیکر! اللہ پاک کی نظر میں تو انسان برابر ہیں جس طرح میں نے پہلے religion کی بات کی there is no coercion in the religion دین میں تو کوئی جبر نہیں ہے۔ ان باتوں کو سوچنا پڑے گا پھر خواجہ سراء ہمارے معاشرے کا پساء ہوا طبقہ ہیں لوگ اُن کا مذاق اُڑاتے ہیں لیکن پتا نہیں یہ لوگ خالق کا مذاق اُڑاتے ہیں یا مخلوق کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا اُن کے لئے صرف ایک کمیونٹی سنٹر رکھا گیا تھا یہ بجٹ دیکھ لیں اس میں سے وہ بھی نکال دیا گیا ہے۔ جس طرح ہماری کمیونٹی کے لئے صفحہ نمبر 40 جو ان کا white paper ہے اُس میں صرف 50 کروڑ رقم رکھ دی گئی ہے تو اُن کا ایک پراجیکٹ تھا وہ بھی نکال دیا گیا ہے تو اُن کی تو بد دُعائیں ہوں گی، کہتے ہیں اُن کے راستے میں پھر کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی، پھر آفتیں بھی آئیں گی، وبائیں بھی آئیں گی، روحیں جسموں سے الگ بھی ہوں گی، بجٹ کتاب میں دیکھ لیں کوئی مجھے اس بات پر challenge کر دے۔ اسی طرح میں نے ماریہ شہباز کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ لوگ گھڑی گھڑی، گھڑی دیکھیں میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں کل وزیر خزانہ چینی پر نکتہ چینی کر رہے تھے کہ فلاں چینی کھا گیا، فلاں کھا گیا ابھی یہاں موجود نہیں ہیں لیکن میں بتانا چاہتا تھا کہ شوگر ملوں میں جو سب سے بڑا حصہ ہے جہانگیر ترین کا 27 فیصد، خسرو بختیار کا 24 فیصد اور ہمایوں اختر 19 فیصد ہے۔ جیسا کہ ابھی سید یاور عباس بخاری بھی فرما رہے تھے تو وہ شریف فیملی پر تنقید کر رہے تھے۔ شریف فیملی کی تمام ملز اس وقت بند ہیں لہٰذا آپ اپنے جواب کے جتنے بھی figures ہیں ان کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! آئین کا آرٹیکل 25 اور 36 کہتا ہے اور آرٹیکل 25 جو کہ آرٹیکل 28 سے پہلے آتا ہے the every citizen of Pakistan اس کا gender اور religion کیا ہے؟

جناب سپیکر! They are equal in the eye of law! پھر آرٹیکل 19 اور 36 بھی یہی کہتا ہے کہ ان کی propagation and promotion کی state responsible ہے لیکن آگے آرٹیکل 41 کہتا ہے کہ no non-Muslim can be the President of the

پھر آگے لکھتا ہے کہ 91 آرٹیکل 3 میں لکھتا ہے کہ no non-Muslim can be the Prime Minister of the Country. Country شاید ہم میں ہی کمی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ آپ کو بھی ضرور کہوں گا کیونکہ آپ بھی اسی قبیلے کے سرداروں میں سے ہیں یا اسی قبیلے کے فرد ہیں۔ ہمارا تو فرق ہے کیونکہ ہم بہادر تو ضرور ہیں لیکن ہارے ہوئے لشکر میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں بلوچوں کی بات کر رہا ہوں مجھے کل بہت خوشی ہوئی جب بلوچوں نے گورنمنٹ کا ساتھ چھوڑا اور اب یہاں سے بھی بہت سارے لوگ بہت جلد گورنمنٹ کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ یہاں سے بھی بہت سارے لوگ بہت جلد گورنمنٹ کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ جناب محمد معاویہ جانتے ہیں کہ جھنگ میں چوگاں، مداڑی جھڈ وہاں پر بلوچوں کے سات گاؤں ہیں اور وہ آپ کی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی جب مینگل صاحب جو کہ نور الدین صاحب کے بھائی ہیں اور اسی طرح زین بگٹی صاحب جن کا پنجاب پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ جب چودھری ظہور الٰہی کو یہاں سے ایک وزیر اعظم نے حکم دیا کہ ان کو physically eliminate کریں تو نواب اکبر بگٹی نے اس کو refuse کر دیا I think he was Governor at that time

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ نہیں چودھری ظہور الٰہی ہمارے مہمان ہیں ہم ایسا کام نہیں کریں گے اور انہوں نے نہیں کیا۔ یہ بلوچوں کی سیر، فیبرک، نسل اور سب کچھ تھا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی جب کل اختر مینگل صاحب نے اسمبلی میں بات کی اور پھر اسی تاریخ کو دہرایا۔ میں چھوٹی چھوٹی دو باتیں کر کے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ میں نے ایک سمری جمع کروائی ہوئی ہے یہ بڑی اچھی بات ہے ہمارے علماء کرام بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو بچے قرآن پاک جو کہ ہماری آخری کتاب ہے اور نبی کریم ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں جو بھی اس کا امتحان پاس کر گیا تو اس کو اس امتحان پاس کرنے کے 20 نمبر علیحدہ ملیں گے۔

Mr Speaker! this is the admitted fact in Punjab University, in other universities and in the schools, even the legal department they have given their opinion that yes this is true that they will get extra twenty marks

جناب سپیکر! اگر وہ قرآن پاک کو حفظ کرتے ہیں تو پھر آرٹیکل 25 پر مجھے جانا پڑتا ہے اور میں نے یہ request کی ہے کہ اگر ہمارے بچے بائبل مقدس جو کہ الہامی کتاب ہے اس کا امتحان پاس کریں تو ان کو بھی 20 نمبر دیئے جائیں اور اسی طرح جو دوسرے الہامی مذاہب ہیں اگر ان کے بچے امتحان پاس کریں تو ان کو بھی 20 نمبر دیئے جائیں تا کہ equality تو ہو تا کہ میدان عرفات میں جو آخری خطبہ ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے دیا تھا وہ پورا ہو کہ:

> There is no superiority over black to white or white to black, Arabi to Ajami or Ajami to Arabi, there is no superiority.

جناب سپیکر! کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر اور کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اور اگر ہے تو صرف اور صرف اس کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ آپ سے منت ہے میں اس لئے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ یہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے باقی تو جو بھی ہیں ان کا ہمیں پتا ہے۔ دو، تین چلیں میں یہاں پر ایک بات کرنے لگا تھا لیکن چھوڑیں پھر وہ غلط بات ہو جانی تھی۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کو ہم جب بھی ٹیلیفون چاہے رات کو بھی کر لیں وہ ہماری بات سن اور مان بھی لیتے ہیں ورنہ بہت سارے منسٹر تو ٹیلیفون ہی نہیں سنتے بلکہ ان کی منسٹر صاحبہ کے پاس ایک منسٹر صاحب کام کے سلسلے میں گئے ان کا میں نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ روایت یہ کہتی ہے کہ ہم کسی کا نام نہ لیں کیونکہ یہ اچھی بات نہیں ہے انہوں نے کہا کہ نہیں، نہیں، نہیں، میں یہاں پر قانون سازی کرنے آتی ہوں لہذا آپ اپنی فائل لے کر چلیں جائیں۔ مجھے وہ بھی یاد ہے کہ جس طرح سے آپ نے stand لیا اس ڈاکٹر کے خلاف جو کہ دو دن بعد بحال کر دیا

گیا تھا کہ ایک معزز منسٹر کی ریکارڈنگ کر رہا ہے ایک معزز منسٹر کی کالیں وہ سن رہا ہے اور لوگوں کو بھی سنا رہا ہے تو اگر آپ side نہ لیتے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ اس کو فارغ کیا جاتا تو

I always salute you and congratulate you, you took stand, it was a ferm stand, it was not for the Minister, it was for the member of the parliament

جناب سپیکر! آپ نے پارلیمنٹ کی عزت کو بڑھایا تھا۔ لاہور کے لوگوں کے بارے میں، میں سمجھتا تھا کہ یہ بڑے diplomats ہوتے ہیں یہ میرے پاس بھی آتے ہیں

They love Lahore, they love all people, they love to the Muslim people, and they love to the Christian people, the Lahori people are the best people

تو ان کو جاہل کہہ دیا گیا اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

جناب سپیکر! ایک میری بہن نے کوئی چھوٹی موٹی بات کی تو ان کے خلاف سازش کی گئی اور ان کی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے کوشش کی گئی کہ ان کی عزت کو کم کیا جائے۔ جنہوں نے ان کے خلاف سازش کی میں ان کا نام بھی نہیں لوں گا کیونکہ وہ ان کی اپنی ہی کوئی بہن ہے تو ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہئے ہو سکتا ہے کہ ان کا اپنا کوئی ذاتی مسئلہ ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کے لوگ جاہل نہیں بلکہ یہ بہت عقلمند ہیں اس لئے انہوں نے اس محترمہ کو الیکشن میں تین مرتبہ شکست دی، ایک مرتبہ میاں محمد نواز شریف، محترمہ کلثوم نواز اور تیسری مرتبہ جناب وحید عالم خان کے مقابلے میں شکست دی تو لاہور کے لوگ جاہل نہیں بلکہ بہت عقلمند اور مہمان نواز لوگ ہیں یہ بات پوری دنیا کہتی ہے چاہے کوئی

British or European Union's Ambassador or other countries which the twenty eight countries those who have the ambassadors in Islamabad

جناب سپیکر! وہ تمام لاہور اور پاکستان کی تعریف کرتے ہیں یہ بھی اپنے وزیراعظم کے نقش قدم پر چل پڑے ہیں جو کہ باہر کے ممالک میں جا کر کہتے ہیں وہ کھا گئے، وہ لوٹ گئے، وہ آئے گی اور 2 ہزار ارب روپے لائے گی پھر فلاں پر لگائے گی اور پھر فلاں پر لگائے گی تو وہ سارا کچھ کہاں

پر گیا انہوں نے تو پورا شیرازہ ہی بکھیر دیا ہے۔ اس آفت کو دیکھ رہے ہیں میں قسم نہیں کھاؤں گا لیکن خدا جانتا ہے مورخ اور تاریخ اس بندے کو قومی مجرم لکھے گی جس طرح برازیل کے صدر کو قومی مجرم لکھا گیا ہے کیونکہ وہ بھی کہتا تھا کہ نہیں، نہیں، نہیں میں لاک ڈاؤن کے بہت خلاف ہوں، میں فلاں ہوں، میں یہ ہوں اور میں وہ ہوں۔

جناب سپیکر! اب کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے گلیاں محلے seal کرنے کی۔ اگر ایک آدمی یحییٰ نامی وہاں سے کوئٹہ، بلوچستان آیا تھا اگر اس کا وہیں پر علاج کیا جاتا اور ایک ماہ کے لئے border seal کئے جاتے تو کیا یہ ممکن ہے کہ کورونا وائرس اس طرح سے پھیلتا لیکن جب وہ کہتے ہیں کہ تیری نیت ٹھیک نہیں ہے تو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے جب نیت اور طبیعت دونوں ٹھیک نہ ہوں تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں بات کروں گا کہ ہمارے بہت سارے کرسچن چکوک ہیں تو شام لاٹ جو جگہ ہوتی ہے وہ اسی گاؤں کا حصہ ہوتی ہے جس گاؤں میں وہ پائی جاتی ہے تو ہمارے یہاں سپیکر صاحب کے حلقے میں بھی بڑا کلارک آباد، چھوٹا کلارک آباد، منٹگمری والا اور شانتی نگر جو کہ جلا دیا گیا تو اس طرح کے بہت سارے گاؤں ہیں ان کی جو شام لاٹ جگہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بارے میں گزارش ہے کہ وہ جگہ ہمیں دی جائے۔ آخر میں جنوبی پنجاب کی بات ہو رہی ہے تو یہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے credit goes to Mian Muhammad Shahbaz Sharif کہ پنجاب اسمبلی میں ہم نے اس کے حق میں قرارداد پیش کر کے پاس کروائی لیکن یہ ضمیر پتا نہیں کیا چیز ہے کہ جب لوگوں کا مطلب پورا ہو جاتا ہے تو پھر ان کا ضمیر جاگ جاتا ہے اور پھر وہ نئے نئے گروپوں میں جانا شروع کر دیتے ہیں اب پھر کچھ لوگوں کا ضمیر جاگنے والا ہے۔ ابھی بھی بہاولپور اور جنوبی پنجاب کی قرارداد معزز رانا ثناء اللہ نے قومی اسمبلی میں جمع کروائی ہوئی ہے تو یہ لوگ کیوں نہیں ان کا ساتھ دیتے اگر یہ لوگ صوبے بنانے میں sincere ہیں تو ساتھ دیں؟

جناب سپیکر! آخری بات نیب میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کل معزز ججز کیونکہ اب فیصلہ اس حوالے سے آ گیا تو میں بات کر سکتا ہوں کہ قاضی فائز عیسیٰ پر جو ریفرنس دائر کیا گیا تھا وہ خارج ہو گیا ہے تو کل ججز نے کہا کہ جس طریقے سے نیب لوگوں کو ذلیل کر رہی ہے اور جو تباہی انہوں

نے پھیلائی ہوئی ہے وہ بھی ہم لکھیں گے۔ کیا مذاق ہے کہ پہلے نیب والے لوگوں کو پکڑتے ہیں اور پھر اس کے بعد جناب محمد بشارت راجہ وہ ان کو گلدستے بھیجتے ہیں تو پہلے ان کو پکڑتے ہیں اور اس کے بعد جیل میں شہزاد اکبر کہتے ہیں کہ ان کو پھول دے کر آئیں تو ایسے کام پر لعنت ہے۔ آپ ان کو انصاف دیں کیونکہ پھول کسی کو بھی نہیں چاہئیں۔ ہماری پارٹی مسلم لیگ (ن) کا کوئی آدمی پکڑا جائے تو اس کی bail cancellation کے لئے سپریم کورٹ تک جاتے ہیں ان کے دو منسٹرز گرفتار ہوئے ہیں تو کیا یہ کسی کے لئے سپریم کورٹ تک گئے ہیں؟ انہوں نے اپنے جہانگیر ترین یعنی امیر ترین آدمی کو manage کر کے راتوں رات باہر بھگا دیا اور اس سے اگلے دن یہ رپورٹ لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ دُہرا معیار ہے۔ This is the conflict of interest. This is the double standard. میں آخر میں پورے ایوان کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے بڑے تحمل و صبر کے ساتھ میری باتیں سُنی ہیں۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گا کہ:

اُتوں وڈیاں ہور وی سنگھناں ہو جاناں
ظلم دا بوٹا وڈنا ای تے مڈوں وڈ
ایویں بوکے کڈ کڈ پیا مشقت کرناں ایں
کھوہ نوں کرناں ای صاف تے وچوں کتّا کڈ

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس ایوان میں میرے کئی ایسے ساتھی موجود ہیں کہ جو پچھلے پانچ سال حزب اختلاف میں میرے ساتھ تھے اور اب حکومت میں بھی میرے ساتھ ہیں۔ آج بہت دنوں بعد مجھے بولنے کا موقع ملا ہے اور امید کرتی ہوں کہ مجھے اپنی بات مکمل کرنے کے لئے وقت دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کی لفاظی کے حوالے سے بات نہیں کروں گی کہ بجٹ کا اتنا حجم ہے اور اتنی اتنی رقم فلاں فلاں شعبہ جات کے لئے مختص کی گئی ہے بلکہ میں اس سے ذراہٹ کر بات کروں گی۔ میں اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں اور بہنوں سے بھی گزارش کروں گی کہ میری تمام گفتگو کو اچھے اور صاف دل سے سُنا جائے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور پوری کابینہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے ان مشکل حالات میں ایک ایسا بجٹ پیش کیا جو کہ ناممکنات میں سے تھا۔ بجٹ کے موقع پر یہ جملہ اکثر حکومتی ممبران بولا کرتے ہیں لیکن اس وقت یہ جملہ بالکل حالات سے مطابقت رکھتا ہے کیونکہ ایسے حالات اس سے پہلے دنیا میں کسی ملک اور کسی انسان نے نہیں دیکھے۔ دنیا میں یہ pandemic اور ایسی صورتحال اس سے پہلے کبھی در پیش نہیں آئی اس لئے کوئی پارٹی، کوئی تنظیم اور شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس قسم کے مشکل حالات میں اس سے بہتر طریقے سے نمٹا جاسکتا ہے تو غلط ہو گا۔ تمام صوبوں کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم جس طریقے اور بہتر انداز میں ان حالات کو face کر رہے ہیں اس پر میں ان سب کو سیلوٹ کرتی ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ بہت اچھی کوششیں کر رہے ہیں۔ یہ وبا صرف پاکستان کے لئے اور نہ ہی یہ کسی سیاسی پارٹی کی ہے۔ یہ ایک ایسی وبا اور آفت ہے کہ جو پوری دنیا پر نازل ہوئی ہے۔ اس وبا کی وجہ سے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کا بہترین ہیلتھ سسٹم بھی ناکام ہو کر رہ گیا ہے۔ آپ سب اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بہت محدود وسائل اور صحت کی سہولتیں ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے اس وبا کا مقابلہ کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک مقابلہ کرتے رہیں گے جب تک کہ اس مرض میں مبتلا آخری مریض شفایاب نہیں ہو جاتا۔ ہم نے وبا کو دیکھ لیا، بجٹ بھی پیش کر دیا گیا اور اس بابت اب تقاریر ہو رہی ہیں لیکن ہم نے اس وبا سے کیا سیکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے سب ساتھیوں سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا ہم نے اپنے کردار کا کبھی تجزیہ کیا ہے اور کیا ہم نے اپنے آپ کو کبھی اندر سے جھنجھوڑا ہے؟ وہ لوگ جو isolation میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنے آپ کا محاسبہ ضرور کریں۔ میں اُٹھ کر آپ پر الزام لگا دیتی ہوں اور آپ اُٹھ کر مجھ پر الزام لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس ملک کے لئے ہم سب کا کیا کردار رہا ہے؟ اگر آج مجھے اللہ نے عزت دی ہے اور میں ایک ایم پی اے بن کر بیٹھی ہوں تو مجھے یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا میں اپنے فرائض صحیح طریقے سے سرانجام دے رہی ہوں یا نہیں۔ میرے مفادات کہاں پر منسلک ہیں، کیا میں یہ کام اپنے ذاتی مفاد کے لئے کر رہی ہوں یا پاکستان کی بہتری اور انسانیت کی فلاح کے لئے کر رہی ہوں؟

جناب سپیکر! یہاں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنے دورِ حکومت میں ہسپتال بنائے اور فلاں فلاں منصوبے مکمل کئے۔ کوئی بھی حکومت ہو، میں کسی پر الزام نہیں لگا رہی لیکن معذرت کے ساتھ عرض کروں گی کہ کام کرنے کا صحیح حق ادا تو صرف قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے کیا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی داؤ پر لگا کر ہم سب کو ایک ایسا آزاد وطن دے دیا کہ جس میں آج ہم عزت و حرمت سے بیٹھے ہیں۔ آپ انڈیا اور مقبوضہ کشمیر میں جا کر دیکھیں کہ وہاں پر مسلمانوں کے ساتھ کتنا بُرا سلوک ہو رہا ہے۔ ان مسلمانوں کے حالات دیکھ کر آپ سمجھ سکیں گے کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے۔ ہمارے ہاں اس آزادی کا تمسخر اُڑایا گیا، اس ملک کو لوٹ کر کھایا گیا اور اس کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔ اس ملک کی سلامتی سے بالاتر کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے کچھ لوگوں نے اپنے ذاتی مفادات کے لئے نظام تعلیم کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ اگر ہم سب کو اس ملک کی سلامتی عزیز ہے اور ہم نے اس وبا سے نجات حاصل کرنی ہے تو آئیں سب اکٹھے ہو جائیں۔ خُدارا! اس بات کو بُھول جائیں کہ پی ٹی آئی کی حکومت ہے اور عمران خان وزیر اعظم ہے۔ اللہ نے ان مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کو منتخب کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج اپوزیشن کرنے کی نہیں بلکہ ہم سب کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوتی اگر اپوزیشن کے سارے ساتھی وزیر اعلیٰ کے ساتھ مل کر کام کرتے اور اس کے بہت اچھے نتائج سامنے آتے۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کی آراء بہت اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ان کا بھی تجربہ ہے۔ آئیں ہم سب مل بیٹھ کر اس وبا سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور ملک و قوم کی بہتری کے لئے کام کریں۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے میرے سب بہن بھائیوں کو یہاں پر بات کرنے کا حق حاصل ہے اور تنقید کرنے کا بھی حق

ہے کیونکہ اپوزیشن کا یہی کام ہے کہ جہاں حکومت کی کوئی کمزوری نظر آئے اس کی وہ نشاندہی کریں لیکن خدارا تنقید برائے اصلاح کیجئے۔

جناب سپیکر! میرے حزب اختلاف کے ساتھی یہ بھی دیکھیں کہ انہوں نے ماضی میں کیا کیا تھا؟ آپ نے جو کچھ بویا تھا آج وہی کاٹ رہے ہیں۔ ہمیں اپنا اپنا احتساب کرنے کی ضرورت ہے۔ خُدا کے لئے شخصی پوجا چھوڑ دیں کہ یہ میرا لیڈر ہے لہٰذا مجھے اسے خوش کرنا ہے اور اس کی لازماً تعریف کرنی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کو بتادیا ہے کہ سپریم پاور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ COVID-19 چکنائی کا ایک چھوٹا سا جرثومہ ہے جو کہ خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتا اس کی وجہ سے آج سپر پاور گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ بڑے بڑے دعوے کئے جاتے تھے کہ وہ سپر پاور ہے۔

جناب سپیکر! آج یہ ثابت ہو گیا کہ سب سے بڑی سپر پاور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ جب چاہے جس کو چاہے پٹخ دے۔ جب کسی مسلمان پر کوئی آفت آتی ہے تو وہ اس کی آزمائش ہوتی ہے۔ آج ہماری آزمائش کا وقت ہے اور آزمائش میں اللہ یہ دیکھتا ہے کہ میرا کون سا بندہ ثابت قدم رہتا ہے، استقامت پر رہتا ہے، یقین میں رہتا ہے، میرے قریب ہوتا ہے، میرا شکر گزار ہوتا ہے اور ناامید نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آزمائش کے وقت یہ بھی دیکھتا ہے کہ کون سا بندہ منکر ہو جاتا ہے، گھبرا جاتا ہے، ناامید ہو جاتا ہے اور پھٹکارنا شروع کر دیتا ہے۔ کورونا کی یہ وبا بھی میرے رب کی طرف سے ایک آزمائش ہے اور ہم سب لوگ اس کی نظر میں ہیں کہ آج کون اس مشکل وقت میں اپنے رب کو اپنی مشکل دُور کرنے کے لئے پکارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو عزت دی ہے، جس کی حکومت ہے اس کو عزت دینا آپ کا فرض ہے۔

جناب سپیکر! آج یہ عہد کریں کہ ملک و قوم کی بہتری کے لئے ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ آجائیں numbers game بہت ہو گئی کہ اتنے کروڑ یا ارب روپے آپ کا بجٹ تھا اور اتنے کروڑ یا ارب روپے ہمارا بجٹ ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو کتنا relief دیا ہے، کیا ہم نے سب بیماریاں ختم کر دی ہیں، کیا بچوں کا ریپ ہونا بند ہو گیا ہے اور کیا جرائم ختم ہو گئے ہیں؟ بالکل ایسا نہیں ہے۔ ہم سب اس کے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کی عدالت کے سامنے جوابدہ ہیں اور وہاں پر کوئی سفارش چلتی ہے اور نہ ہی پیسا چلتا ہے۔

جناب سپیکر! میں معذرت سے عرض کرتی ہوں کہ اللہ تعالٰی کے حضور کوئی سفارش نہیں چلے گی۔میری اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے گزارش ہے کہ خدارا پاکستانی عوام کی بہتری کے لئے کام کریں۔جب میں خود اپوزیشن میں تھی تو میں ہمیشہ ایک بات کہتی تھی کہ ہمیشہ اپوزیشن میں ہم نے نہیں رہنا اور سدا حکومت میں آپ نے بھی نہیں رہنا۔

جناب سپیکر! کل ہم اپوزیشن میں تھے اور آج ہم حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔وقت کسی کا نہیں ہوتا لیکن وقت اُن کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے جو مشکل وقت میں قوم کے لئے ایک بہترین لیڈر کے طور پر سامنے آتے ہیں۔اچھے وقت میں تو سب لیڈر بن جاتے ہیں لیکن آج مشکل وقت ہے۔حقیقی لیڈر وہ ہوتا ہے جو مشکل وقت میں ثابت قدم رہے، کھڑا رہے اور اپنی قوم کا ساتھ دے۔میں in lighter mood کورونا کے حوالے سے ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں۔

نہ علاج ہے نہ کوئی دوائی ہے
اَے عشق تیری ٹکر کی وبا آئی ہے

بہت شکریہ۔پاکستان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد توفیق بٹ!

جناب محمد توفیق بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔آج میں اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے اس ایوان کے تمام ممبران کو سلام پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں بھی عوام کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کر رہے ہیں کہ جب سب کو تلقین کی جارہی ہے کہ گھر میں بیٹھیں لیکن یہ یہاں ہاؤس میں آکر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پاک فوج کے جوانوں، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، پولیس اور ریسکیو 1122 کے ملازمین کو خصوصی طور پر سلام پیش کرتا ہوں کہ جو front line پر اس کورونا وائرس کے خلاف لڑ رہے ہیں اور جہاد کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے اُن ممبران کو بھی سلام پیش کرتا ہوں جو کورونا وائرس کا شکار بھی ہوئے اُس کے باوجود عوام کی نمائندگی کے لئے یہاں پر موجود ہیں اُن میں آپ بھی موجود ہیں، خواجہ سلمان رفیق بھی موجود ہیں اور جناب مظفر علی شیخ بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر بات کرتا ہوں۔ کوئی بھی بجٹ جو کامیاب ہوتا ہے یا ناکام ہوتا ہے وہ اپنے اپنے علاقوں میں نظر آتا ہے۔ دو سال پہلے تک پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف کی حکومت تھی میں نے اُس حکومت کے پانچ بجٹ دیکھے جب بجٹ پیش ہوتا تھا تو اُس کا عملی مظاہرہ نیچے نظر آتا تھا یا نہیں نظر آتا تھا۔

جناب سپیکر! میں گوجرانوالہ کی بات کرتا ہوں کہ جب ہمیں پنجاب میں حکومت ملی تو پہلے سال اچھے حالات ہوئے، اُس کے بعد حالات اور اچھے ہوئے، اُس کے بعد اور اچھے حالات ہوئے اور اُس کے بعد حالات اور اچھے ہوئے۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس حکومت کے پہلے سال میں گوجرانوالہ میں گندگی کے ڈھیر بڑھے، وہاں واسا ناکام ہوا، وہاں کے ہسپتالوں میں ادویات ملنا ناپید ہوئیں۔ یہ حکومت پہلے سال ناکام ہوئی، دوسرے سال بھی ناکام ہوئی اب مجھے لگتا ہے کہ یہ اس سال اور بھی ناکام ہوں گے کیونکہ ان کی نیت میں کوئی خلوص نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت نے ہمارے دور کے ڈویلپمنٹ فنڈز کو بھی تقریباً بند کر دیا ہوا ہے۔ گوجرانوالہ میں جتنے کام ہو رہے تھے وہ سارے کام انہوں نے بند کر دیئے ہیں۔ ہاں! ایک بات ہے اس کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے موقع پر بھی یہ سیاست کر رہے ہیں جو انتہائی افسوسناک بات ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کوئی معزز ممبر ان سے چھپ چھپا کر ملتا ہے یہ اُس کو فنڈز بھی دیتے ہیں، اُس کے ترقیاتی کام بھی کراتے ہیں اس پر میں ان کی مذمت کرتا ہوں کہ اس حکومت نے ہمارے سارے شہر کو محروم کیا گیا ہے صرف ایک under hand لوٹے کو یہ کروڑوں روپے کے فنڈز دے رہے ہیں یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ یہ ہمارے حلقوں میں بھی کام شروع کرائیں لیکن ان کا کوئی نمائندہ اُدھر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کورونا سے متعلق نعرہ لگایا ہے کہ "کورونا سے ڈرنا نہیں، لڑنا ہے۔" او بھائی! کون سی قیادت ہے جس کے پیچھے لڑنا ہے یہ بھی تو بتاؤ؟ آپ خود تو ڈرے ہوئے ہو، آپ تو بلوں میں چھپے ہوئے ہو اور ہمیں کہتے ہو کہ ڈرنا نہیں، لڑنا ہے۔ ہم نے کس کے ساتھ لڑنا

ہے۔ آپ نے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کو ڈرا دیا ہوا ہے۔ آپ نے تمام لوگوں میں خوف پیدا کر دیا ہوا ہے، آپ awareness تو پھیلا نہیں سکے۔ آپ کہتے ہیں کہ کورونا میں گلہ خراب ہوتا ہے، بخار ہوتا ہے، پھیپھڑے خراب ہوتے ہیں، کھانسی ہوتی ہے۔ یہی تو دو چار بیماریاں ہیں تو اگر یہ ہی symptoms ہیں تو آپ لوگوں کو ڈرا رہے ہو۔ گوجرانوالہ ہسپتال میں روزانہ سات ہزار مریض آتے تھے اب جا کر پتا کرائیں وہاں سو، دو سو سے زیادہ مریض نہیں آتے۔

جناب سپیکر! لوگ کہتے ہیں کہ ہسپتال میں جاؤ گے تو مرو گے اور یہ عداد و شمار بتاتے ہیں کہ گوجرانوالہ میں 500 مریض ہو گئے ہیں، 700 مریض ہو گئے ہیں مگر میں چیلنج کرتا ہوں کہ گوجرانوالہ میں اس وقت تقریباً 7/5 لاکھ کے قریب لوگ کورونا وائرس کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ مریض اپنے گھروں میں ہیں علاج کرانے کے لئے باہر نہیں آ رہے اور یہ کہتے ہیں کہ اتنے بندے فوت ہوئے ہیں وہ اعداد و شمار غلط ہیں۔ کورونا سے روزانہ سینکڑوں لوگ فوت ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے انتشار پیدا کر دیا ہوا ہے اور وزیر اعلیٰ کا کوئی پتا ہی نہیں ہے یعنی وہ گمشدہ ہے۔ ہمارا ایک وزیر اعظم ہے اُس کا پتا ہے مگر اُس کی بات کا بھی پتا نہیں ہوتا کہ وہ کب کیا کہہ رہا ہے اور کب کیا کہنا ہے۔ ہر 15 منٹ بعد اُن کا مؤقف تبدیل ہوتا ہے اور ہر 15 دن بعد اُن کی بات تبدیل ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کی بھی پُرزور مذمت کرتا ہوں کہ یہ حکومت عوام کی راہنمائی کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اور افسوس کی بات ہے کہ جب وزیر اعظم یہ فرماتے ہیں کہ حزب اختلاف والے کورونا وائرس کے باعث اموات چاہتے ہیں۔ خدا کا خوف کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو حلفاً کہتا ہوں کہ ہم اس معاملے میں آپ کا ساتھ دینا چاہتے ہیں جس کو آپ ہر وقت سیاست کی نذر کرتے ہیں میں اس پر مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ابھی تازہ ترین حالات یہ ہیں کہ انہوں نے پچھلے سال جو بجٹ رکھا تھا تو انہوں نے گوجرانوالہ کے پارکوں میں تباہی مچائی ہوئی ہے۔ انہوں نے ابھی تک ہمارے شہر میں کوئی نیا روڈ نہیں بنایا۔ ہمارے شہر میں ایک میڈیکل کالج اور ہسپتال ہے جس پر اربوں روپیہ لگا ہوا ہے یہ اُس کو functional نہیں کر رہے اور لوگ سول ہسپتال میں جا نہیں رہے۔ انہوں نے اس وقت بڑے بڑے مالز اور شاپنگ سنٹر کھول دیئے ہیں لیکن پارک بند کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت وقت سے آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا! پارکوں کو کھولیں کیونکہ پارکوں میں خوشگوار فضا ہوتی ہے لہٰذا لوگوں کو پارکوں میں جانے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ حکومت کے پیدا کردہ حالات سے کافی مایوسی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:۔

اَج آکھاں وارث شاہ نُوں کِتوں قبراں وچوں بول
تے اَج کتابِ عشق دا کوئی اگلا ورقہ فول
اِک روئی سی دھی پنجاب دی تُوں لکھ لکھ وَین پائے
اَج لکھاں دھیاں روندیاں تینوں وارث شاہ نُوں کہن
اُٹھ درد منداں دیا دردیا اُٹھ ویکھ اپنا پنجاب
اَج بیلے لاشاں وچھیاں تے لہو دی بھری چناب

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ نسرین طارق!

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ سردار عثمان احمد خان بزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور پاکستان تحریک انصاف کی اعلیٰ قیادت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنے مشکل وقت میں tax free بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میں خصوصی طور پر وزیر خزانہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بجٹ سازی کے دوران ہماری تجاویز کو اہمیت دی اور خاص طور پر محروم طبقہ کے تحفظ میں بزرگوں کے لئے 3½۔ارب روپے، خواجہ سراؤں کے مساوات پروگرام کے لئے 20 کروڑ، تیزاب سے متاثرہ خواتین کی طبی اور نفسیاتی بحالی کے لئے 20 کروڑ روپے، یتیموں اور بیواؤں کی بحالی کے لئے ڈیڑھ ارب روپے، دہشتگردوں کے حملوں میں شہداء کے خاندانوں کے لئے 15 کروڑ روپے، معذور افراد کے لئے 3½۔ارب روپے، سکول جانے والی غریب بچیوں کے لئے پانچ ارب روپے جبکہ راولپنڈی اور لاہور میں تشدد سے متاثرہ خواتین کے لئے مراکز کے قیام کے لئے ایک کروڑ 90 لاکھ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ آبِ پاک اتھارٹی کے توسط سے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اڑھائی

ارب روپے مختص کئے گئے ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ صاف پانی ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اس لئے اگر ممکن ہو تو پنجاب کی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بجٹ کو بڑھایا جائے۔ جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تو ہاؤس کا ماحول سب کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا میری یہ گزارش اور تجویز بھی ہے کہ آئندہ بجٹ سے پہلے معزز ممبران اسمبلی چاہے حکومتی یا اپوزیشن بنچوں سے ہوں ان کے لئے ایک ضابطہ اخلاق کمیٹی بنائی جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ بجٹ تقریر کے دوران تحمل اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا جائے۔ بجٹ کی تقریر کو حوصلے سے سنا جائے اور تقریر ختم ہونے کے بعد مثبت تنقید اور مفید مشورے ضرور دیئے جائیں۔ اختلافِ رائے جمہوریت کا حسن ہے لیکن یہ ہم تہذیب کے دائرے کے اندر رہ کر بھی کر سکتے ہیں۔ ہم سب باشعور پاکستانی شہری ہیں اور عوامی نمائندے کہلاتے ہیں لہٰذا عوام کو اچھا message جانا چاہئے۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم اس اسمبلی کے ذریعے نئی روایت ڈالیں کیونکہ پنجاب اسمبلی پاکستان کی بڑی اسمبلی ہے لہٰذا باقی اسمبلیوں میں بھی یہ پیغام جائے اور ایک اچھی روایت قائم ہو۔ بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Monday the 22nd June 2020 at 2 P.M.